جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

فتویٰ

در تکفیر منکر عروج جسمی و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

از جناب مولانا مولوی قاضی عبید اللہ صاحب دام برکاتہم
باہتمام بندہ عاصی سید محمد محی الدین غفر اللہ ذنوبہ

در مطبع محمدی متعلقہ مدرسہ محمدی واقع مدراس رائی پیٹھہ حلیۂ طبع پوشید

سنہ ۱۳۱۱ ہجری

طبع اول
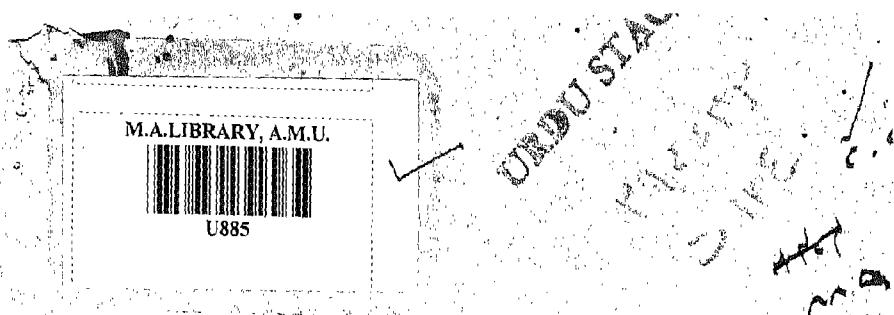
CHECKED

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U885

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ وصحبہ اجمعین

سُوال

کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ کوئی شخص یہہ اعتقاد کرتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
کی وفات ہوکر زمین مین انکا دفن ہوچکا اور اس جسم سے انکا آسمان پر جانا ایک
لغو خیال ہے (ازالہ اوہام صفحہ ۴۴) اور کہتا ہی کہ ابتک زندہ رہنا انکا تسلیم کرلین
کچھ شک نہین کہ اتنی مدت کے گذرنے پر پیر فرتوت ہوگئے ہونگے اور اس
ہرگز لایق نہین ہونگے کہ کوئی خدمت دینی ادا کرسکین (ازالہ اوہام صہ۵) ا
مین آسمان سے انکے نزول کرنیکا انکار کرتا ہی اور احادیث صحیحہ مین جو
نزول جو وارد ہوا ہے اسکے لئے دعوی کرتا ہی کہ وہ مسیح موعود مین ہی [illegible]
صہ۳۹) اور کہتا ہے کہ جنہون نے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا مان لیا وہ [illegible]
کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہین اور کئی طرح کے ثواب اور اجر اور قرب
وہ مستحق ٹھہر گئے ہین (ازالہ اوہام صہ۱۷۹) اور نبوت و وحی کا دعویٰ کہ جنکو
لکھا ہے کہ مسیح موعود جو آنیوالا ہی اسکی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی خداتعالیٰ

وحی پا ہوا الا لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہین کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے
بلکہ وہ نبوت مراد ہی جو محدثیت کے مفہوم تک محدود ہی جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور
حاصل کرتی ہی سو یہ نعمت خاص طور پر اس عاجز کو دی گئی ہی (ازالۂ اوہام صـ۱۸۲) اور
لکھا ہے مطلق نبوت ختم نہین ہوئی نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہی اور نہ ہر ایک
طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہی بلکہ جزئی طور وحی اور نبوت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہیگا
رسالہ توضیح مرام صـ۱۸ـ۱۹) اور لکھا ہی خاکسار محدث ہی اور لکھا ہی المحدث نبی
یعنے محدث نبی ہوتا ہی (توضیح مرام صـ۱۸ـ۱۹) اور کہتا ہی کہ مین نبی بھی ہون امتی بھی
(ازالۂ اوہام صـ۵۳۳) اور آیت ومبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مین
اپنے طرف ہی اشارہ ہونیکا دعوی کرتا ہی (ازالۂ اوہام صـ۶۷۳) اور آیت ھو الذی
ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ درحقیقت اپنے ہی زمانہ سے
متعلق ہونیکا دعوی کرتا ہے (ازالۂ اوہام صـ۶۷۵) اور کہتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہین تھا بلکہ وہ نہایت اعلی درجہ کا کشف تھا بعد کہتا ہی
کہ اس قسم کے کشفون مین مولف خود صاحب تجربہ ہی (ازالۂ اوہام صـ۴۷ـ۴۸) اور کہتا ہی کہ
اسلام کو غلطیون اور الحاقات بیجا سے منزہ کرکے وہ تعلیم جو روح وراستی سے بھری ہوئی
ہی خلق اللہ کے سامنے رکھنا خداتعالی نے اپنے سپرد کیا ہی (ازالۂ اوہام صـ۵۹) اور
لکھا ہی کہ خداتعالی نے اس عاجز کو آدم صفی اللہ کا مثیل قرار دیا اور پھر مثیل نوح قرار دیا
اور پھر مثیل یوسف علیہ السلام قرار دیا اور پھر مثیل حضرت داود بیان فرمایا اور پھر مثیل موسی
کرکے بھی اس عاجز کو پکارا پھر اللہ تعالی نے اس عاجز کو مثیل ابراہیم بھی کہا اور پھر آخر مثیل
ٹھہرانے کی یہانتک نوبت پہنچی کہ بار بار یا احمد کے خطاب سے مخاطب کرکے ظلی طور پر مثیل
سید الانبیا و امام الاصفیا حضرت مقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا (ازالۂ اوہام
اور کہتا ہی کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور آپ (یعنے شخص مذکور) کے دل مین جو قدیمی محبت ہی

اُسنے خدا کی محبت کو اپنے طرف کھینچ لیا ہی ان دونون محبتون کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہوی جسکا نام روح القدس ہی اور اسکو بطور استعارہ کے ان دونون محبتون کا بیٹا کہنا چاہیئے اور یہہ پاک تثلیث ہی (توضیح مرام صـ۲۲) اور کہتا ہی کہ مسیح اور اسکے علاوہ جنکا مقام ایسا ہی کہ اسکو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہین یعنے ابن اللہ کہہ سکتے ہین (توضیح مرام صـ۲) اور قرآن شریف کے آیتون کی تفسیر صحابہ و تابعین و جمہور مفسرین کے برخلاف اپنی راے سے کرتا ہی اور صحابہ اور تابعین سے اسکی جو تفسیر وارد ہوی ہی اسکو کہتا ہی یہہ سراسر غلط تفسیر ہے (ازالہ اوہام صـ۱۲۹) اور کہتا ہی کہ جبرئیل امین جو انبیا کو دکھائی دیتا ہی وہ بذات خود زمین پر نہین اترتا اور اپنے ہیڈ کوٹر (یعنے صدر مقام) نہایت روشن نیر سے جدا نہین ہوتا ہی بلکہ صرف اوسکی تاثیر نازل ہوتی ہی اور اسکی عکس سے تصویر انکے دل مین (یعنے انبیا کے دلمین) منقوش ہو جاتی ہی (توضیح مرام صـ۶۸ - ۷۰ - ۸۵ - وغیرہ) اور کہتا ہی لیلۃ القدر سے رات مراد نہین بلکہ وہ زمانہ مراد ہی جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہی اور وہ نبی یا اسکے قایم مقام مجدد کے گذر جانے سے ایک ہزار مہینے کے بعد آتا ہی (فتح اسلام صـ۵۴) اور کہتا ہے کہ آخری زمانہ مین دجال کا آنا سراسر غلط ہی (ازالہ اوہام صـ۲۳۵) اور انبیا کے معجزون کا انکار کرتا ہی انکو مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور مین آنیکا دعوی کرتا ہی (ازالہ اوہام صـ۳۰۵) عیسی علیہ السلام کے معجزات جو قرآن شریف مین واقع ہین یعنے مٹی سے پرندہ بنا کے اسمین پھونکنا اور اندہے اور کوڑہی چنگا کرنا اور مردہ زندہ کرنا ان سب کا انکار کرتا ہی اور وے مسمریزم کے طریق پر ہونیکا قائل ہی (ازالہ اوہام صـ۳۰۵) اور لکھا ہی اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالی کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیون مین حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا (ازالہ اوہام صـ۳۰۹) اور کہتا ہی کہ یہہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہی

کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور انہیں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا (ازالہ اوہام صفحہ ۳۲۲) اور عیسی علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا قائل ہے (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۳) اور عیسی علیہ السلام خنزیر کو قتل کرنا جو احادیث صحیحہ مین وارد ہوا ہے اسکے حقیقی معنے خنزیر کا شکار کھیلتے پھرینگے کر کر زعم کرکے اس پر تمسخر و استہزا کرتا ہے (ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۱) اور ازواج مطہرات مین کونسی بی بی کا پہلے انتقال ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اسکے بارہ مین کہتا ہے کہ اس پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معلوم نہین تھی (ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۶) اور کہتا ہے کہ جسقدر حضرت مسیح کی پیشگوئیان غلط نکلین اسقدر صحیح نکل نہین سکین اور کہتا ہے کہ امور اخباریہ کشفیہ مین اجتہادی غلطی انبیا سے بھی ہو جاتی ہے (ازالہ اوہام صفحہ ۸) اور کہتا ہے جب کہ پیشگوئیون کے سمجھنے کے بارے مین خود انبیا سے امکان غلطی ہے تو پھر امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے (ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۱) اور شیطانی دخل انبیا اور رسولون کی وحی مین بھی ہو جانے کا دعوی کرکے اسکی سند مین موجودہ توریت جھوٹا یہہ قصہ لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت مین چارسو نبی نے اسکی فتح کے بارہ مین پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور اسکی توجیہ اپنے طرف سے یہہ بیان کرتا ہے کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا نوری فرشتے کے طرف سے نہین تھا اور ان نبیون نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا (ازالہ اوہام صفحہ ۶۲۹) اور کہتا ہے کہ یہہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان و بالحق انزلناہ و بالحق نزل وکان وعد اللہ مفعولا اسکے بعد لکھا ہے کہ پھر اسکے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ اسکے بعد لکھتا ہے کہ کشفی طور پر

مین نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرے قریب بیٹھکر باآواز بلند
قرآن شریف پڑھ رہے ہین اور پڑھتے پڑھتے انہون نے ان فقرات کو
پڑھا کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان تو مین نے سنکر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان
کا نام بھی قرآن شریف مین لکھا ہوا ہے۔ تب انھون نے کہا یہ دیکھو لکھا ہوا ہے
تب مین نے نظر ڈالکر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے داہنے
صفحہ مین شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے
تب مین نے اپنے دل مین کہا کہ ہان واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف مین درج
ہے (ازالۂ اوہام ص۔) الغرض اسکے ایسے اقوال بہت ہین بخوف تطویل نہین
لکھے گئے پس ایسے شخص کا اور اسکے تابعدارون کا اور اسکے اقوال کو تصدیق
کرنے والونکا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔ السائل حاجی سید محمد محی الدین

الجواب حامداً للہ وحدہ

ومصلیا ومسلما علی رسولہ سیدنا محمد الذی لا نبی بعدہ

ایسا اعتقادی شخص بشرط ثبوت عقل وعدم جنون بیشک کافر و مرتد و زندیق ہے اور
جسنے اسکی تابعداری یا تصدیق کی وہ بھی مرتد ہے کیونکہ عیسی علیہ السلام کا اپنے جسم سے
آسمان پرجانا اور وہان زندہ رہنا پھر اخیر زمانہ مین اترنا اور امام مہدی کے ساتھ ملنا
اور دجال یکلکر جو الوہیت کا دعوی کریگا اسکو قتل کرنا ان امور سے ہین جنپر ایمان لانا واجب
اور ان مین شک کرنا کفر و ارتداد ہے اور یہی عقیدہ تمام اہل سنت کا ہے ان مین کسی ایک اہل سنت کو
خلاف نہین پھر عیسی علیہ السلام مر گئے اور انکا جسم زمین پر رکھا گیا اور فقط انکی روح
آسمان پر گئی کہکے انکار کرنا نصاری کا عقیدہ ہے اللہ تعالی قرآن شریف مین جو فرمایا
بل رفعہ اللہ الیہ اور فرمایا ورافعک الی وہ نص قطعی ہے عیسی علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ

آسمان پر جانے مین اور جو فرمایا وان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته
اور فرمایا وانه لعلم للساعة اسمین دلیل ظاہر ہی انکے نزول پر۔ اور اس مضمون کے
بہت سی احادیث صحیحہ بھی آئی ہین جو حد تواتر کو پہونچی ہین۔ ہم بخوف تطویل چند احادیث
لکھتے ہین۔ اللہ تعالی کی طرف سے جسکے نصیب مین ہدایت ہی اسکو کافی ہین۔
امام المحدثین محمد بن اسمعیل البخاری نے اپنی صحیح کے باب نزول عیسی بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم
مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب و یقتل
الخنزیر و یضع الجزیة و یفیض المال حتی لا یقبله احد حتی تکون السجدة الواحدة خیرا
من الدنیا وما فیها ثم یقول ابو هریرة واقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به
قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیدا یعنی قسم ہی اُسکی جسکے دست قدرت مین میری جان
ہی البتہ عنقریب مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکے تم مین اُتریگا سو صلیب کو توڑیگا اور خنزیر کو قتل کریگا
اور جزیہ اُٹھاویگا اور مال بہت ہوگا کہ کوئی اُسکو قبول نہین کریگا یہان تک کہ ایک سجدہ کرنا
دنیا اور جو کچھ اسمین ہے ملنے سے بہتر ہوگا بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تم چاہو تو اس
آیت کو پڑھو وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیمة یکون علیهم شهیدا اس حدیث کو
مسلم نے بھی اپنی صحیح مین روایت کی ہی اور امام بغوی نے بھی شرح السنہ مین اس حدیث کو
روایت کرکے کہا هذا حدیث متفق علی صحته۔ حاصل اس حدیث کا یہہ ہی کہ آیت مذکورہ مین
قبل موته کے ضمیر کا مرجع عیسی ہی یعنے اہل کتاب کا کوئی شخص نہین مگر ایمان عیسی پر لائیگا عیسے کے مرنیکے آگے
یعنے عیسی علیہ السلام اخیر زمانے مین جب آسمان پر سے اتر ینگے تو اہل کتاب سے کوئی شخص باقی رہیگا
مگر عیسی پر ایمان لائیگا اور وان من اہل الکتاب کا لفظ اگرچہ عموم پر دلالت کرتا ہی لیکن اس عموم سے وہی
اہل کتاب مراد ہین جو عیسی علیہ السلام کو دیکھینگے اور انکے زمانے کو پاوینگے۔ اس آیت مین دوسری
توجیہ بھی آئی ہے لیکن مفسرون کی ایک جماعت نے اسی کو جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی اختیار کیا

اختیار کیا ہے۔ اور امام ابو جعفر طبری نے اسی قول کو ترجیح دی ہے اور یہی قول قتادہ اور حسن بصری اور عطا وغیرہ کا بھی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایک روایت ہے جو اسی کو تائید کرتی ہے چنانچہ عنقریب مذکور ہوگی۔

اور بخاری اور مسلم ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم یعنی تم کیسے ہوگے جبکہ مریم کا بیٹا تم میں اتریگا اور تمھارا امام تمھارے ہیں کا ہی ہوگا۔ اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں روایت کئے ہیں اور امام بغوی نے بھی شرح السنہ میں روایت کی ہے اور کہا هذا حديث متفق على صحته علما کہتے ہیں کہ اس حدیث میں جو آیا ہے واماکم منکم یعنے تمہارا امام تمہارے ہیں کا ہی ہوگا سو اس سے مراد امام مہدی ہیں کہ عیسی علیہ السلام آسمان سے اترے بعد صبح کی نماز کو انکے پیچھے اقتدا کرینگے چنانچہ ان مضمون کی احادیث بھی آئی ہیں اور عیسی علیہ السلام نبی ہوکے امام مہدی کی اقتدا کرنا بعید نہیں کیونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عبد الرحمن بن عوف کی اور ابو بکر صدیق کے پیچھے اقتدا فرمایا ہے بعضے کہتے ہیں کہ اماکم منکم سے یہاں عیسی علیہ السلام مراد ہیں یعنی انھوں حاکم ہوکر اترینگے سو قرآن اور سنت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حکم کرینگے

اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاتزال طائفة من امتى يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيامة قال فينزل عيسى بن مريم فيقول اميرهم تعال صل بنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمة الله هذه الامة یعنی قیامت تک میری امت سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑائی کرتی غالب رہیگی پھر عیسی بن مریم اترینگے سو مومنوں کا امیر کہیگا آپ آئیے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھئے عیسی علیہ السلام کہینگے ایسا نہیں تمہارے ہیں کا بعض تمہارے بعض پر امیر ہیں اللہ تعالی کی طرف سے اس امت کے لئے یہہ بزرگی ہے۔

اور مسلم نے نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے قال ذکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ذات غداۃ فخفض فیہ ورفع حتی ظنناہ فی طائفۃ النخل
فلما رحنا الیہ عرف ذلک فینا فقال ما شانکم قلنا یا رسول اللہ ذکرت الدجال غداۃ
فخفضت فیہ ورفعت حتی ظنناہ فی طائفۃ النخل فقال غیر الدجال اخوفنی علیکم
ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسہ
واللہ خلیفتی علیکم وعلی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ طافیۃ کانی اشبہہ بعبد العزی
بن قطن فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح سورۃ الکہف انہ خارج خلۃ بین الشام و
العراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد اللہ فاثبتوا قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ
فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم
قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنۃ اتکفینا فیہ صلوۃ یوم قال لا اقدروا لہ
قدرہ قلنا یا رسول اللہ وما اسراعہ فی الارض قال کالغیث استدبرتہ الریح فیاتی
علی القوم فیدعوھم فیؤمنون بہ ویستجیبون لہ فیامر السماء فتمطر والارض فتنبت
فتروح علیہم سارحتہم اطول ما کانت ذری واسبغہ ضروعا وامدہ خواصر
ثم یاتی القوم فیدعوھم فیردون علیہ قولہ فینصرف عنہم فیصبحون ممحلین لیس
بایدیہم شیء من اموالہم ویمر بالخربۃ فیقول لہا اخرجی کنوزک فتتبعہ کنوزھا کیعاسیب
النحل ثم یدعو رجلا ممتلئا شبابا فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزلتین رمیۃ الغرض
ثم یدعوہ فیقبل ویتہلل وجہہ ویضحک فبینما ہو کذلک اذ بعث اللہ المسیح ابن مریم
فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مہرودتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین
اذا طأطأ راسہ قطر واذا رفعہ تحدر منہ مثل جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد ریح
نفسہ الا مات ونفسہ ینتہی حیث ینتہی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ
ثم یاتی عیسی صلی اللہ علیہ وسلم قوم قد عصمہم اللہ منہ فیمسح عن وجوہہم ویحدثہم .

فبينما هو كذلك اذ اوحى الله الى عيسى عليه الصلوة والسلام انى

قد اخرجت عبادًا لى لا يدان لاحد بقتالهم فحرز عبادى الى الطور ويبعث الله

ياجوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر اوايلهم على بحيرة طبرية فيشربون

ما فيها ويمر اخرهم فيقولون لقد كان بهذه مرةً ماء ويحصر نبى الله عيسى عليه الصلوة والسلام

واصحابه حتى يكون راس الثور لاحدهم خيرا من مائة دينارٍ لاحدكم اليوم فيرغب نبى الله

عيسى عليه الصلوة والسلام واصحابه فيرسل الله عليهم النغف فى رقابهم فيصبحون

فرسى كموت نفس واحدةٍ ثم يهبط نبى الله عيسى واصحابه الى الارض فلا يجدون فى الارض

موضع شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبى الله عيسى واصحابه الى الله فيرسل الله طيرا

كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطرًا لا يكن منه بيت مدر

ولا وبر فيغسل الارض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للارض انبتى ثمرتك وردى بركتك

فيومئذ تاكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك فى الرسل حتى ان اللقحة

من الابل لتكفى الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفى القبيلة من الناس واللقحة من الغنم

لتكفى الفخذ من الناس فبينما هم كذلك اذ بعث الله ريحا طيبا فتاخذهم تحت اباطهم

فتقبض روح كل مومن وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم

تقوم الساعة. یعنے ایک دن صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا حال ذکر کیا پھر اس مین

اتارا اور چڑھایا یہان تک ہم گمان کیے کہ وہ خرمے کے درختون کے کسی بن مین ہے

پھر ہم جب دوپہر کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو ہمارے مین اسکو پایا یعنے

اسکا احوال سننے سے ہم پر جو خوف و دہشت ہوئی تھی اسکو سمجھکے فرمایا تمھارا کیا حال ہے

ہم کہے یا رسول اللہ آپنے صبح کو دجال کا ذکر فرمایا سو اسمین اتارا اور چڑھایا یہان تک کہ وہ

کسی بن مین ہے کرکے ہمکو گمان ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے

اوپر دجال کے سوا اور چیزون کا خوف مجھکو زیادہ ہے اگر دجال نکلے اور مین تمہارے بیچ ہون تو اسکا حجیج

تم مین یعنی دلیل کہنے والا اور اسکو جھٹلانے والا مین ہون تم اسکو جھٹلانے کی احتیاج نہین
اگر وہ نکلے اور مین تمہارے بیچ نہ رہون تو ہر شخص اپنے نفس کا آپ حجیج ہے تم پر اور ہر مسلمان پر
اللہ تعالی میرا خلیفہ ہے یعنے تمہارا نگہبان اللہ ہے مقرر دجال جوان ہے اسکے بال بہت اکڑے
ہوئے ہین اسکی آنکھ طافیہ ہے یعنے نکل آئی ہے اسکو مین عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہون
یعنے دجال عبدالعزی سے مشابہ ہے تمہارے بیچ جو کوئی اسکو پائیگا تو سورہ کہف کے شروع کی
آیتین پڑھے وہ شام وعراق کے درمیان مین کی راہ سے نکلیگا سو داہنے طرف اور بائین
طرف فساد کریگا اے اللہ کے بندے تم ثابت رہو ہم کہے یا رسول اللہ وہ دجال زمین بیچ
کتنے دن رہیگا حضرت نے فرمایا چالیس دن اسکا ایکدن ایک برس کے مانند ہے اور ایکدن
ایک مہینے کے مانند اور ایکدن ایک جمعہ کے مانند یعنے ایک ہفتے کے ہے اور باقی کے دن
تمہارے دنون کے مانند ہین ہم کہے یا رسول اللہ وہ دن جو ایک برس کے اتنا ہوگا ہمین
ایک دن کی نماز پڑھنا ہمکو کفایت کریگا یا نہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفایت
نہ کریگا اندازہ کرو نماز کیواسطے ایکدن کا اندازہ۔ ہم کہے یا رسول اللہ اسکی جلدی زمین بیچ
کیسی ہے حضرت نے فرمایا غیث کے مانند ہے یعنے مینہہ کے مانند یا ابر کے مانند ہے کہ جسکے
پیچھے ہوا ہے سو ایک قوم پاس آئیگا اور انکو اپنی طرف دعوت کریگا پھر وے اسپر ایمان لاوینگے
اور اسکی دعوت قبول کرینگے تو آسمان کو حکم کریگا سو مینہہ برسیگا اور زمین کو حکم کرے گا
سو اگیگی پھر ان قوم کے جانور جو صبحکو چرنے گئے تھے سو شام کو آوینگے سو انکے کوہان بہت
بلند رہینگے یعنے انکے مواشی نہایت فربہ رہینگے اور انکے کاس بہت بھرے ہوئے رہینگے
انکے پٹھے بہت ہی دراز رہینگے پھر دجال دوسری قوم کے پاس آکے انکو دعوت کریگا وے
اسکی دعوت کو رد کرینگے تو انکے پاس سے چلا جائیگا صبح کو دیکھو تو یہ لوگ قحط زدہ ہونگے
انکے ہاتھ مین انکا کچھ مال باقی نہ رہیگا دجال ویرانے پر گذریگا اور اسکو کہیگا تیرے خزانہ کو
نکال تو اس ویرانے کے خزانے اسکے پیچھے چلینگے جیسے شہد کی کہیون کی ٹکڑی ہے

بعد دجال ایک شخص کو جو بھری جوانی مین ہو بلا لیگا اور اسکو تلوار سے مارکے دو ٹکڑے کرکے
تیر کے نشانے کے مقدار فاصلے سے ڈالیگا پھر اس جوان کو پکاریگا تو زندہ ہو کے آئیگا
اسکا منہہ چمکتا ہوا اور وہ ہنستا ہوا دجال اسی ہی مین تھا کہ یکایک اللہ تعالی مسیح ابن مریم
کو بھیجیگا سو سفید منارے پاس جو دمشق کے شرقی جانب مین ہے اترینگے وہ دو مہرودے
پہنے ہوے اور اپنے ہاتون کے پیچھے دو فرشتون کے بازؤون پر دھرے ہوے اپنے
سر کو جھکائے تو سر سے پسینا ٹپکیگا اور جب سر کو اٹھائے تو عرق کے قطرے موتی کے
دانون کے مانند سر پر سے اترینگے پس ممکن نہین کسی کافر کو کہ انکی سانس کی بھاپ لگے مگر
یہہ کہ مر جائیگا انکی نگاہ جہانتک جاتی ہے انکا دم اتنی دور جائیگا پھر عیسی علیہ السلام دجال کو
طلب کرینگے یہان تک لد کے دروازہ پاس اسکو پاکر اسکو قتل کرینگے بعد عیسی علیہ السلام
کے پاس ایک قوم آئیگی کہ جنکو اللہ تعالی نے دجال سے نگاہ رکہا تھا سو انکے منہہ پوچھینگے اور
انکو انکے مرتبون سے جو بہشت مین ہین خبر دینگے ایسے مین اللہ تعالی عیسی کی طرف وحی بھیجیگا
کہ مقرر مین اپنے کئی بندون کو نکالا ہون کہ کسی کو ان سے جنگ کرنیکی طاقت نہین پس میرے
بندون کو لیجے مومنون کو محافظت کرنے کے لئے کوہ طور پر چڑہا پھر اللہ تعالی یاجوج ماجوج کو
نکالیگا پھر وے ہر بلند و سخت زمین سے شتاب آوینگے اور انمین پیش روان طبریہ کے
بحیرے پر جیسے تالاب پر گذرینگے سو اسکا پانی سب پی لینگے انمین کے پیچھے آنیوالے
اسی پر جب گذرینگے کہینگے اس بحیرے مین کسی وقت پانی تھا ۔ نبی اللہ عیسی علیہ السلام
اور انکے اصحاب محصور رہینگے یہانتک کہ آج تم مین سے کسی ایک کے پاس سو دینار ہونے سے
انمین سے کسی ایک کے پاس بیل کا سر ہونا بہتر ہوگا پھر عیسی علیہ السلام اور انکے اصحاب
اللہ کے پاس یاجوج ماجوج ہلاک ہونیکے لئے دعا کرینگے تب اللہ تعالی انکی گردنون مین
نغف یعنی کیڑون کو بھیجیگا سو سب یکبارگی مرجاوینگے بعد نبی اللہ عیسی اور انکے اصحاب زمین
[illegible]

پھر نبی اللہ عیسیٰ اور انکے اصحاب اللہ کے پاس التجا کرینگے تب اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند پرندوں کو بھیجیگا سو انکے لاشوں کو اٹھا کے اللہ تعالیٰ جہاں چاہے وہاں پھینکینگے پھر اللہ تعالیٰ مینہہ برسائیگا کہ جس مینہہ کو مٹی کے گھر اور بالوں کے گھر مانع نہ ہونگے اور ساری زمین کو ایسا دھوئیگا کہ آئینے کے مانند مصفا ہوگی پھر زمین کو کہا جائیگا تیرے پھلوں کو اُگا اور اپنی برکت کو پھیر دے تب ایک انار ایک عصابہ یعنے ایک جماعت کھائیگی اور اسکے چھلکوں سے سایہ بناوینگے اور دودھ میں برکت ہوگی یہانتک کہ اونٹ کے ایک لقحے کا دودھ ایک جماعت کو کفایت کریگا اور گائی کے ایک لقحے کا دودھ ایک قبیلے کے لوگوں کو کافی ہوگا اور بکری کے ایک لقحے کا دودھ لوگوں کی ایک فخذ کو کفایت کریگا لوگ اس ہی حال میں رہینگے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا خوشبو بھیجیگا جب اُنکے بغلوں کے نیچے لگیگی تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کریگی اور بد لوگ باقی رہینگے گدہے جیسے مختلط ہوتے ہیں ویسی اختلاط کرینگے انہیں پر قیامت قایم ہوگی۔ اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ بھی روایت کی ہیں۔

اور مسلم نے اپنی صحیح میں حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی تروا قبلہا عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسی بن مریم ویاجوج وماجوج الحدیث یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم پاس تشریف لائے اور ہم کچھ تذکرے کر رہے تھے پھر آپ نے فرمایا تم کیا تذکرہ کرتے ہو صحابہ عرض کئے ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے فرمایا قیامت نہو گی یہانتک کہ تم اسکے آگے دس نشانیاں دیکھیں پھر بیان فرمایا دخان اور دجال اور دابہ اور طلوع آفتاب کا اسکے مغرب سے اور نزول عیسیٰ بن مریم کا اور یاجوج اور ماجوج الحدیث۔

ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان اکثر خطبتہ حدیثا حدثناہ عن الدجال

ونحذرناه فكان من قوله ان قال انه لم تكن فتنة فی الارض منذ ذرأ الله ذرية آدم

صلی الله عليه وسلم اعظم من فتنة الدجال وان الله عزوجل لم يبعث نبيا الا حذر امته

الدجال وانا اخر الانبياء وانتم اخر الامم وهو خارج فيكم لا محالة وان يخرج وانا بين

ظهرانيكم فانا حجيج لكل مسلم وان يخرج من بعدی فكل امرء حجيج نفسه والله خليفتی

علی كل مسلم وانه يخرج من خلة بين الشام والعراق فيعيث يمينا ويعيث شمالا يا عباد الله

ايها الناس فاثبتوا فانی ساصفه لكم صفة لم يصفها اياه نبی قبلی انه يبدأ فيقول انا نبی

ولا نبی بعدی ثم يثنی فيقول انا ربكم ولا ترون ربكم حتی تموتوا وانه اعور وان ربكم ليس باعور

وانه مكتوب بين عينيه كافر يقرؤه كل مؤمن كاتب وغير كاتب وان من فتنته ان معه

جنة ونارا فناره جنة وجنته نار فمن ابتلی بناره فليستغث بالله وليقرأ فواتح الكهف

فتكون عليه بردا وسلاما كما كانت النار علی ابرهيم عليه السلام وان من فتنته ان يقول

لاعرابی ارايت ان بعثت لك اباك وامك اتشهد انی ربك فيقول نعم فيتمثل له شيطانان

فی صورة ابيه وامه فيقولان يا بنی اتبعه فانه ربك وان من فتنته ان يسلط علی نفس واحدة

فيقتلها وينشرها بالمنشار حتی يلقی شقتين ثم يقول انظروا الی عبدی هذا فانی ابعثه

الآن ثم يزعم ان له ربا غيری فيبعثه الله فيقول له الخبيث من ربك فيقول ربی الله

وانت عدو الله انت الدجال والله ما كنت بعد اشد بصيرة بك منی اليوم وان

من فتنته ان يامر السماء ان تمطر فتمطر ويامر الارض ان تنبت فتنبت وان من فتنته ان يمر بالحی

فيكذبونه فلا تبقی لهم سائمة الا هلكت وان من فتنته ان يمر بالحی فيصدقونه فيامر السماء ان تمطر

فتمطر ويامر الارض ان تنبت فتنبت حتی تروح مواشيهم من يومهم ذالك اسمن ما كانت

واعظمه وامده خواصر وادره ضروعا وانه لا يبقی شیء من الارض الا وطئه وظهر عليه الا مكة

والمدينة فانه لا ياتيهما من نقب من نقابهما الا لقيته الملائكة بالسيوف صلتة حتی ينزل

عند الظريب الاحمر عند منقطع السبخة وترجف المدينة باهلها ثلاث رجفات

فلا یبقی منافق ولا منافقة الا خرج الیه فتنفی الخبث منها کما ینفی الکیر خبث الحدید
ویدعی ذلک الیوم یوم الخلاص فقالت ام شریک بنت ابی العکر یا رسول الله فاین العرب
یومئذ قال هم یومئذ قلیل وجلهم ببیت المقدس امامهم رجل صالح فبینما امامهم قد تقدم
یصلی بهم الصبح اذ نزل علیهم عیسیٰ بن مریم علیہ السلام للصبح فرجع ذلک الامام ینکص
یمشی القهقری لیتقدم عیسیٰ علیہ السلام یصلی بالناس فیضع عیسیٰ یده بین کتفیه ثم یقول له
تقدم فصل فانها لک اقیمت فیصلی بهم امامهم فاذا انصرفوا قال عیسیٰ علیہ السلام افتحوا
الباب فیفتح ووراءه الدجال معه سبعون الف یهودی کلهم ذو سیف محلّی وساج
فاذا نظر الیه الدجال ذاب کما یذوب الملح فی الماء وینطلق هاربا فیقول عیسیٰ علیہ السلام
ان لی فیک ضربة لن تسبقنی بها فیدرکه عند باب اللد الشرقی فیقتله فیهزم الله الیهود
ولا یبقی شیء مما خلق الله عز وجل یتواری به یهودی الا انطق الله ذلک الشیء لا حجر ولا شجر
ولا حائط ولا دابة الا الغرقدة فانها من شجرهم لا تنطق الا قال یا عبد الله المسلم
هذا یهودی فتعال اقتله الحدیث یعنے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا سو اپنے
اکثر باتیں دجال کے فرمایا اور ہمکو اس سے ڈرایا ازجملہ سخنان یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آدم کی اولاد
کو جب سے پیدا کیا ہے تب سے دجال کے فتنہ سے کوئی فتنہ بڑا زمین پر نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ کسی
نبی کو نہیں بھیجا مگر اس نبی نے دجال سے ڈرایا میں نبیوں کا آخر ہوں اور تم اخیر امت ہو دجال
ناگزیر تمہارے میں ہی نکلیگا پھر اگر وہ نکلے اور میں تمہارے میں موجود ہوں تو میں ہر مسلمان
کیطرف حجیج ہوں یعنی دلیل گو ہوں اگر میرے بعد نکلا تو ہر آدمی اپنی دلیل آپ ہی کہیگا اور اللہ تعالیٰ
ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہوگا اور وہ دجال ایک خلہ سے یعنے راہ سے جو شام و عراق کے درمیان ہے
نکلیگا پھر داہنے اور بائیں طرف فساد کرتا پھریگا ای اللہ کے بندو تم ثابت قدم رہو دجال کی
صفت میں تمکو ایسی بیان کرتا ہوں کہ کسی نبی نے میرے آگے اسکو بیان نہیں کیا وہ پہلا ہی تو
دجال کہیگا میں نبی ہوں حالانکہ میرے پیچھے کوئی نبی نہیں پھر کہیگا میں تمہارا رب ہوں حالانکہ تم

تم اپنے پروردگار کو تم مرے تک نہین دیکھینگے اور وہ دجال کانا ہی اور تمہارا پروردگار
کانا نہین اور اسکے دونون آنکھون کے درمیان کافر لکھا ہوا ہی جو مومن ہی اسکو پڑھیگا خواہ
لکھنا پڑہنا جانے یا نجانے - اسکے فتنون سے یہہ بھی ہی کہ اسکے ساتہہ بہشت اور دوزخ رہینگے
اسکی دوزخ بہشت ہی اور بہشت ہی سو دوزخ ہی اسکی دوزخ کی بلامین کوئی تمہارے مین کا پڑا تو
اللہ تعالی سے مدد مانگے اور سورۂ کہف کے شروع کی آیتین پڑہے تو وہ دوزخ اسپر ٹھنڈک
اور سلامتی ہوجائیگی جیسے ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پر ہوئی تھی - اسکے فتنون سے یہہ بھی ہی
کہ اعرابی کو بولیگا تیرے ماں باپ کو اگر مین زندہ کرون تو تو کیا مین تیرا رب ہون کہکے اقرار
کریگا وہ بولیگا بہتر پھر دو شیطان اسکی ماں اور باپ کی صورتون سے آئینگے اور کہینگے
بیٹا تو اسکا تابعدار ہو کیونکہ وہ تیرا رب ہی - اسکے فتنون سے یہہ بھی ہی کہ ایک شخص پر مسلط
ہوکے اسکو آرے سے کاٹ کے دو ٹکڑے کریگا بعد لوگون کو کہیگا دیکھو میرے اس بندے کو
اب مین جلاتا ہون وہ زندہ ہوکے بولیگا میرا رب تو نہین وہ سوا کوئی اور ہے پھر اسکو زندہ کرکے
وہ خبیث کہیگا تیرا رب کون ہی وہ شخص بولیگا میرا رب اللہ ہی اور تو اللہ کا دشمن دجال ہے
تیرے حال سے واللہ مجھکو آگے سے زیادہ اب یقین حاصل ہوا - اسکے فتنون سے یہہ بھی ہی
کہ آسمان کو حکم کریگا تو مینہہ برسائیگا زمین کو حکم کریگا تو اُگائیگی - اسکے فتنون سے یہہ بھی ہی کہ کسی
قبیلے پر گذریگا اور وے لوگ اسکی تکذیب کرینگے تو اُنکے جانور جتنے ہین اُتنے سب مر جائینگے اسکے
فتنون سے یہہ بھی ہی کہ کسی قبیلے پر گذریگا اور وہ لوگ اسپر ایمان لاوینگے تو مینہہ کو حکم کریگا کہ انپر
برسے تو مینہہ برسیگا زمین کو حکم کریگا اُگاوے تو اُگائیگی پھر اسی دن انکے جانور نہایت
فربہ اور پیٹ بھرے اور کاس دودھ سے بھرے ہوے ہوجائینگے اور تھوڑی سی زمین خالی نہ رہیگی
جو اسکے پامال ہو نکریگا اور مدینے مین نہ آسکیگا انکے ناکون پر فرشتے تلوار لئے ہوے تکتے ہین اسکو
دفع کرینگے پھر سرخ پہاڑ پاس جہان چور کی زمین منقطع ہوتی ہی آکے اتریگا مدینے کو تین بار
زلزلہ ہوگا پھر کوئی منافق مرد یا عورت مدینے مین باقی نہ رہیگا مگر نکل کے دجال کے پاس چلا جائیگا

سلو مدینہ اپنی اندر کی نجاست کو نکال دیگا جیسا کہ بھٹی میل یا بھٹا لوہے کے گوہ کو نکال دیتا ہے
اس دن کا نام یوم الخلاص ہے ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ
اس دن عرب کہان رہینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وے تھوڑے رہینگے اور اکثر
انکے بیت المقدس مین رہینگے انکا امام ایک صالح مرد ہوگا سو ایک دن امام صبح کی نماز
کیواسطے آگے بڑھا کہ اسمین عیسی بن مریم اترینگے وہ امام پچھلے پاؤن ہٹتا ہوا آئیگا تا عیسی
امامت کرے عیسی اسکے دونون شانون مین اپنا ہاتھ رکھکے کہینگے اقامت تمہارے
واسطے کہی گئی تم ہی امام ہوکے نماز پڑھو۔ پھر وہی صالح مرد امام ہوکے نماز پڑھیگا
نماز سے جب فراغت پاوے تو عیسی کہینگے دروازہ کہولو پھر دروازہ کہولے تو اسکے
روبرو دجال رہیگا اسکے ساتھ ستر ہزار یہود رہینگے انکے پاس تلوارین آراستہ سونے کا
کام کئے ہوئے رہینگی اور اوپر سبز طیلسان رہینگے دجال عیسی کو دیکھتے ہی گھلجائیگا جیسا
نمک پانی مین گھلتا ہے پھر وہان سے بھاگیگا عیسی کہینگے میرے پاس تیرے واسطے
ایک مار ہے تو اس سے نہ بچیگا پھر اسکا پیچھا کرکے لد کے دروازے کے پاس
جو شرقی جہت مین ہے قتل کرینگے اللہ تعالی اسکے ساتھ یہودیون کو شکست دیگا اللہ تعالی
جس چیز کو پیدا کیا ہے اسکے پاس یہود جاکے پوشیدہ ہونا چاہینگے پتھر ہو یا درخت جانور
یا دیوار اللہ تعالی اس مخلوق کو زبان دیگا وہ پکار اٹھیگا ای اللہ کے مسلمان بندے
یہہ یہود وہی ہے تو آکے اسکو قتل کر مگر غرقد نہ بولیگا کیا واسطے وہ یہود کا جہاڑ ہے
الحدیث ابن ماجہ نے اس حدیث کی آخر مین لکھا ہے سمعت ابا الحسن الطنافسی
یقول سمعت عبد الرحمن المحاربی یقول ینبغی ان یدفع ھذا الحدیث الی المودب
حتی یعلمہ الصبیان فی الکتاب یعنی مین نے ابو الحسن طنافسی کو سنا وہ کہا مین نے
عبد الرحمن المحاربی کو سنا کہتا تھا سزاوار ہے کہ اس حدیث کو مودب کو دیا تاکہ مکتبخانہ
مین بچون کو سکھلا دے ابو داود نے اپنی سنن کے باب ذکر خروج الدجال

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیس بینی
وبینہ یعنی عیسی علیہ السلام نبی وانہ نازل فاذا رایتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی
الحمرۃ والبیاض بین ممصرتین کان راسہ یقطر وان لم یصبہ بلل فیقاتل الناس علی
الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا
الاسلام ویھلک المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی فیصلی علیہ
المسلمون یعنے میرے اور عیسی کے درمیان کوئی نبی نہین اور مقرر انہون اترینگے تم انہونکو
دیکھے تو پہچانو کہ انہون میانہ قد ہین سرخ وسفید انپر ممصرد و کپڑے رہینگے یعنی تھوڑا
زردی ملی ہوئی گویا انکے سر کے بالون سے پانی ٹپکتا ہے اگرچہ پانی کی ترادت نہ پہنچے
اور لڑائی کرینگے لوگون سے اسلام لانے پر پھر صلیب کو توڑینگے اور خنزیر کو مارڈالینگے
اور جزیہ کو اٹھادینگے اور انکے زمانے مین سوائے اسلام کے دوسرے سب ملتون کو اللہ تعالے
نابود کریگا اور مسیح دجال کو ہلاک کریگا پھر عیسی چالیس برس زمین پر ٹھیرے رہینگے
بعد مرینگے پھر مسلمان انپر نماز پڑھینگے۔ امام احمد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الانبیاء اخوۃ العلات امہاتہم شتی
ودینہم واحد وانی اولی الناس بعیسی بن مریم لانہ لم یکن نبی بینی وبینہ وانہ نازل
فاذا رایتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض علیہ ثوبان ممصران کان راسہ
یقطر وان لم یصبہ بلل فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویدعو الناس
الی الاسلام ویھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام ویھلک اللہ فی زمانہ المسیح الدجال
ثم تقع الامانۃ علی الارض حتی ترتع الاسود مع الابل والنمار مع البقر والذئاب مع الغنم
ویلعب الصبیان بالحیات لا تضرھم فیمکث اربعین ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون
یعنے انبیا سوتیلے بھائی ہین انکے مائین علاحدے ہین اور دین انکا ایک ہی ہے اور لوگون
مین سے عیسی بن مریم کے ساتھ زیادہ لائق ہون یعنے احق اور نزدیکتر ہون کیا واسطے میرے ا

ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور مقرر اہون اتر ینگے تم انہون کو دیکھو تو پہچان لو کہ انہون
میانہ قد ہین سرخ و سفید ان پر ممصر دو کپڑے رہینگے گویا ان کے سر کے بالون سے
پانی ٹپکتا ہے اگرچہ پانی کی ترا وت نہ پہنچی پھر صلیب کو توڑینگے اور خنزیر کو مار ہی ڈالینگے
اور جزیہ کو اٹھا دینگے اور لوگون کو اسلام کیطرف بلوائینگے انکے زمانے مین سوا ے اسلام کے
دوسرے سب ملتون کو اللہ تعالی نابود کریگا اور اللہ تعالی مسیح الدجال کو انکے زمانے میں
ہلاک کریگا پھر زمین پر امن ہو جائیگا باگ اونٹ کے ساتھہ اور چیتا گائی کے ساتھہ اور بھیڑیا
بکری کے ساتھہ ملکر چرینگے اور آدمی کے بچے سانپون کے ساتھہ ملکے کھیلینگے تو سانپ انکو
ایذا نہ دینگے سو عیسی چالیس برس ٹھہرے رہینگے بعد مرینگے مسلمان انپر نماز پڑھینگے
اس حدیث کو حاکم نے بھی مستدرک مین روایت کی اسکا لفظ یہ ہے ان روح اللہ عیسی
نازل فیکم فاذا رایتموہ فاعرفوہ الحدیث ۔ امام احمد اور ابن ابی شیبہ
اور سعید بن منصور اور بیہقی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لقیت لیلۃ اسری بی ابرھیم وموسی وعیسی علیہم السلام
فتذاکروا امر الساعۃ فردوا امرھم الی ابرھیم فقال لا علم لی بھا فردوا امرھم الی موسی
فقال لا علم لی بھا فردوا امرھم الی عیسی فقال اما وجبتھا فلا یعلم بھا احد الا اللہ
وفیما عھد الی ربی عزوجل ان الدجال خارج ومعی قضیبان فاذا رانی ذاب
کما یذوب الرصاص فیھلکہ اللہ اذا رانی حتی ان الحجر والشجر یقول یا مسلم ان تحتی
کافرا فتعال فاقتلہ فیھلکھم اللہ الحدیث یعنے ملاقات کیا مین نے شب معراج
مین ابراہیم اور موسی اور عیسی علیہم السلام سے پھر قیام قیامت کا مذاکرہ کرنے لگے کہ کب ہوگی
سب اس سوال کو ابراہیم پر پیش کئے تو ابراہیم کہے مجھکو اسکا علم نہین پھر موسی پر پیش کئے تو
موسی کہے مجھکو اسکا علم نہین پھر عیسی پر پیش کئے تو کہے کہ قیامت کا عین وقت وقوع سوا
اللہ کے کوئی نہین جانتا لیکن میرا رب عزوجل مجھہ سے عہد کیا ہے کہ دجال نکلنے والا ہے

اور میرے ہاتھ مین دو چھڑی رہینگی پس جب دجال مجھکو دیکھیگا تو پگھلیگا جیسا سیسا پگھلتا
ہے پھر اللہ تعالی دجال کو ہلاک کریگا جب مجھکو دیکھیگا یہان تک کہ پتھر اور جھاڑ کہینگے ای
مسلمان مقرر میرے نیچے کافر ہے تو آکے اسکو قتل کر پھر اللہ تعالی ان سب کو ہلاک کریگا
الحدیث اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنی سنن مین بھی روایت کی ہے اسمین ہے فذکر
خروج الدجال قال فانزل فاقتله یعنے عیسی علیہ السلام نے دجال نکلنے کو ذکر کرکے
فرمایا کہ آپ اترکے اسکو قتل کرونگا اور اس حدیث کو حاکم بھی اپنی مستدرک مین روایت
کی ہے اسمین ہے فذکر من خروج الدجال فاهبط فاقتله یعنے عیسے علیہ السلام نے دجال
کے نکلنے کو ذکر کرکے فرمایا کہ مین اترکے اسکو قتل کرونگا حاکم کہا اسکی اسناد صحیح ہے
اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دجال کو قتل کرنے وہی عیسی علیہ السلام آئینگے
جن پر انجیل نازل ہوی اور آپ آسمان پر موجود ہین -

اور سعید بن منصور اور نسائی اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کی لما اراد الله ان یرفع عیسی الی السماء خرج الی اصحابه وفی البیت اثنا عشر
رجلا من الحواریین فخرج علیهم من عین فی البیت وراسه یقطر ماء فقال ان منکم
من یکفر بی اثنی عشر مرة بعد ان امن بی ثم قال ایکم یلقی علیه شبهی فیقتل مکانی فیکون معی
فی درجتی فقام شاب من احدثهم سنا فقال له اجلس ثم اعاد علیهم ثم قام الشاب فقال
اجلس ثم اعاد علیهم فقام الشاب فقال انا فقال انت ذاک فالقی علیه شبه عیسی و
رفع عیسی من روزنة فی البیت الی السماء الحدیث یعنی اللہ تعالی جب عیسی علیہ السلام
کو آسمان پر اٹھالیجانیکا ارادہ کیا تو عیسی نے اپنے اصحاب کے پاس آیا اور اس گھر مین عیسی کے
بارہ حواری تھے اس گھر مین ایک چشمہ تھا عیسی اس مین سے نکل آئے انکے سر کے بالون سے
پانی کے قطرے ٹپکتے تھے سو عیسی علیہ السلام نے انکو فرمایا تمہارے مین سے ایک شخص میرے پر ایمان
لایا سو بارہ دفعہ میرے سے کفر کریگا بعد فرمایا تمہارے مین کون شخص چاہتا ہے کہ میرا شبیہ

اور میرے در عوض مارا جاوے اور میرے ساتھ میرے درجہ مین رہے انہین سے ایک کم عمر جوان تھا کہڑا رہا اور بولا مین ہوتا ہون عیسیٰ نے اسکو کہا بیٹھہ اور اس کو دوبارہ فرمایا وہی جوان اٹھہ کے کہا مین حاضر ہون عیسیٰ نے اسکو فرمایا بیٹھہ اور پھر اس کلام کا اعادہ کیا پھر وہی جوان کھڑے ہو کے کہا مین ہون عیسیٰ نے فرمایا وہ تو ہی ہے پھر وہ شخص عیسیٰ کا ہمشکل بنگیا عیسیٰ علیہ السلام گھر کے ایک جھروکے مین سے نکل کے آسمان پر چلے گئے الحدیث

اور نسائی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ان رهطا من الیهود سبوه وامه فدعا علیهم فمسخهم الله قردة وخنازیر فاجتمعت الیهود علی قتله فاخبره الله تعالی بانه یرفعه الی السماء ویطهره من صحبة الیهود فقال لاصحابه ایکم یرضی ان یلقی الله شبهی فیقتل ویصلب ویدخل الجنة فقال رجل منهم انا فالقی الله علیه شبهه فقتل وصلب الحدیث

یعنی ایک جماعت یہود کی عیسیٰ علیہ السلام اور انکی مان کو گالیان دی تب عیسیٰ علیہ السلام انپر بد دعا کی سو اللہ تعالی اس جماعت کو مسخ کر کے بندر اور خنازیر بنا دیا پھر یہود عیسیٰ علیہ السلام کے قتل پر جمع پڑے سو اللہ تعالی عیسیٰ علیہ السلام کو خبر دیا کہ انکو آسمان پر لیجاتا ہون اور یہود کی صحبت سے پاک کرتا ہون پھر عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کو کہے تمہارے مین کون شخص راضی ہوتا ہے کہ اللہ تعالی اسکو میرا شبیہ کرے سو قتل کیا جاوے اور سولی دیا جاوے اور جنت مین داخل ہووے پھر انہین سے ایک شخص کہا مین راضی ہون تب اللہ تعالی اسکو عیسیٰ کا شبیہ کیا پھر وہ قتل کیے گیا اور سولی دیئے گیا الحدیث۔

ابن ابی حاتم نے حسن سے روایت کی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للیهود ان عیسیٰ لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامة یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو فرمایا مقرر عیسیٰ نہین مرا اور انہون روز قیامت کے آگے تمہاری طرف لوٹنے والے ہین۔

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ربیع سے روایت کی قال ان النصاری اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخاصموه فی عیسی بن مریم وقالوا له من ابوه وقالوا علی الله الکذب والبهتان فقال لهم

النبی صلی الله علیه وسلم الستم تعلمون انه لا یکون ولد الا وھو یشبه اباه قالوا بلی قال الستم
تعلمون ان ربنا حی لا یموت وان عیسی یاتی علیه الفنا الحدیث یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے نزدیک نصاری کی ایک جماعت آئی سو عیسی بن مریم میں جھگڑنے لگی اور کہی انکا باپ کون ہے
اور اللہ تعالی پر کذب وبہتان کہنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی لڑکا نہیں
پیدا ہوتا مگر وہ اپنے باپ سے شبیہ رہتا سو تم جانتے ہو یا نہیں کہے ہاں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہمارا رب زندہ ہے نہ مریگا اور عیسی پر فنا آویگی سو تم جانتے ہو یا نہیں الحدیث دیکھو
اس حدیث میں عیسی پر موت آویگی کرکے فرمایا اور عیسی فنا ہوگئے کرکے نہیں فرمایا۔
روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کنا فی المسجد نتذاکر فضل الانبیاء علیہم السلام
فذکرنا نوحا علیہ السلام بطول عبادته وابرهیم علیه السلام بخلته وموسی علیه السلام
بتکلیم الله تعالی ایاه وعیسی علیه السلام برفعه الی السماء وقلنا رسول الله صلی الله علیه وسلم
افضل منهم بعث الی الناس کافة وغفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر وهو خاتم الانبیاء
علیهم السلام فدخل علینا فقال فیم انتم فذکرنا له آه یعنی یکبارگی ہم صحابہ میں انبیا علیہم السلام
کے فضل کو بیان کر رہے تھے سو نوح علیہ السلام کا ذکر کیے انکی طول عبادت سے اور ابراہیم
علیہ السلام کا انکی خلت سے اور موسی علیہ السلام کا اللہ تعالی ان سے بات کرنے میں اور
عیسی علیہ السلام کا اللہ تعالی ان کو آسمان پر لیجانے میں اور ہم کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سب انبیا سے افضل ہیں کہ آپ کافۃ ناس یعنی سب لوگوں طرف مبعوث ہوئے ہیں اور
آپ کے اگلے پچھلے گناہ مغفرت کیے گئے اور آپ خاتم الانبیا ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے نزدیک تشریف لائے سو فرمایا تم کیا ذکر کرتے تھے سو ہم عرض کیے الحدیث۔
بزار اور طبرانی نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ینزل عیسی بن مریم مصدقا بمحمد صلی الله علیه وسلم وعلی ملته فیقتل الدجال ثم
انما هو قیام الساعة یعنی اترینگے عیسی بن مریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے

اور انہیں کی ملت پر پھر قتل کرینگے دجال کو اسکے بعد کچھ نہیں پر یہہ کہ قیامت قایم ہوگی۔
اور طبرانی معجم کبیر میں اور بیہقی شعب الایمان میں عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یلبث الدجال فیکم ماشاء اللہ ثم
ینزل عیسی بن مریم مصدقا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ملتہ اماما مھدیا وحکما
عدلا فیقتل الدجال یعنے تمہارے بیچ دجال جبتک خدا چاہے ٹھہرا رہیگا اسکے بعد عیسی بن
مریم اترینگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے اور انہیں کی ملت پر امام ہدایت
پایا ہوا اور حاکم عادل۔ پھر دجال کو قتل کرینگے۔ حافظ سیوطی نے کہا کہ اسکی سند جید ہے
اور ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
الا ان ابن مریم لیس بینی وبینہ نبی ولا رسول الا انہ خلیفتی فی امتی من بعدی
یعنے سنیو مقرر ابن مریم کے اور میرے درمیان نہ کوئی نبی اور نہ کوئی رسول ہے سنیو
میرے بعد میری امت پر مقرر وہ میرا خلیفہ ہے۔ اور[18] ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیھبطن اللہ عیسی بن مریم حکما
عدلا واماما مقسطا فلیسلکن فج الروحاء حاجا او معتمرا ولیقفن علی قبری
لیسلمن علی ولارون علیہ یعنے البتہ اتاریگا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو حاکم عادل اور امام
منصف کرکے پھر حج یا عمرہ کرتے ہوئے روحا کی راہ میں چلینگے اور البتہ میری قبر کے
پاس کھڑے رہکر مجکو سلام کرینگے اور البتہ میں انکے سلام کا جواب دونگا۔ اور[19] ابوداود
طیالسی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یمکث عیسی علیہ الصلوۃ والسلام فی الارض بعد ما ینزل اربعین سنۃ ثم یموت
ویصلی علیہ المسلمون ویدفنونہ یعنے عیسی علیہ الصلوۃ والسلام اترے بعد زمین پر
چالیس سال رہینگے اسکے بعد مرینگے اور مسلمانان انپر نماز پڑھینگے اور دفن کرینگے۔
[20] حکیم ابو عبد اللہ الترمذی نے نوادر الاصول میں عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والذی بعثنی بالحق لیجدن ابن مریم فی امتی
خلفا من حواریہ یعنے قسم ہے اسکی جسنے مجکو حق کے ساتھہ بھیجا ہر اینہ ابن مریم میری امت میں
اپنے حواری کا بدل پاویگا یعنے عیسی علیہ السلام کو آسمان پر جانیکے قبل حواریان تھے سو انکے عوض
میری امت کے چند لوگ جو حواری کے مثل ہونگے عیسی علیہ السلام کے نزدیک رہینگے اور روایت
کی ہے ابو یعلی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیدرکن
رجال من امتی عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام ولیشہدن قتال الدجال
یعنے البتہ پاوینگے میری امت سے چند لوگ عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام کو اور البتہ
حاضر ہونگے دجال کے قتال مین۔

حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من ادرک
منکم عیسی بن مریم فلیقرئہ منی السلام یعنے جو شخص تمہارے سے عیسی بن مریم کو پاویگا
تو چاہیے اسکو میرا سلام کہے۔ حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔ یاد رکھیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی امت کو عیسی علیہ السلام کو سلام پہونچانیکے باب مین وصیت فرمائی ہے پھر جو شخص عیسی علیہ السلام کو
پاویگا تو اسکو ضرور ہے کہ سلام پہونچاوے اور یہہ خیال رکھنا کہ کوئی زندیق آپ عیسی بن مریم
ہونے کا دعوی کیا تو اسکو سلام نہین پہونچانا بلکہ وہ عیسی علیہ السلام جو آسمان سے تشریف
لاوینگے انکو پہونچانا ہے۔

ابن ابی شیبہ اور امام احمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے پاس تشریف لائے اور مین روتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسلئے روتی
مین کہی یا رسول اللہ آپنے دجال کا ذکر کیا اسلئے مین روئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ان یخرج الدجال وانا حی کفیتموہ وان یخرج بعدی فان ربکم لیس باعور وانہ یخرج
فی یھودیۃ اصبھان حتی یاتی المدینۃ فینزل ناحیتھا ولھا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل
نقب منھا ملکان فیخرج الیہ شرار اھلھا حتی یاتی الشام مدینۃ بفلسطین بباب

فینزل عیسی فیقتله و یمکث عیسی فی الارض اربعین سنة اماما عدلا وحکما مقسطا
یعنی اگر دجال نکلا اور مین زندہ رہون تو تمکو بس ہون اگر میرے بعد نکلا تو تم پہچانو کہ مقرر
تمہارا پروردگار کانا نہین ہے بیشک دجال اصبہان کے یہودیہ سے نکلیگا یہان تک کہ
مدینے کو آکے اسکے ایکجانب مین اتریگا اسوقت مدینے کو سات دروازے رہینگے
اسکے ہر راستے پر دو فرشتے رہینگے مدینہ مین بدلوگ جو ہین سب نکلکے دجال کے پاس
جاوینگے بعد دجال فلسطین کے علاقہ مین شام کا شہر جو ہے وہان جا کے لُد کے دروازہ پاس
اتریگا پھر عیسی بن مریم اتر کے اسکو قتل کرینگے اور عیسیٰ زمین پر چالیس برس تک امام دل
اور حکم بقسط ہو رہینگے -

ابن عساکر نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث روایت کی
اسمین مذکور ہے بینما ہم کذلک اذ سمعوا صوتا من السماء ان ابشروا فقد اتاکم الغوث
فیقولون نزل عیسی بن مریم فیستبشرون ویستبشر بهم و یقولون صل یا روح اللہ
فیقول ان اللہ اکرم هذه الامة فلا ینبغی لاحد ان یؤمهم الا منهم فیصلی امیر المومنین
بالناس و یصلی عیسی خلفه الحدیث یعنی لوگ اسی حالت مین یعنی سختی و مشقت مین رہینگے
دفعةً آسمان سے آواز سنینگے کہ ای لوگو خوش ہو جو تمہارا فریادرس آیا سو لوگ ایک دوسرے
کہینگے عیسی بن مریم اترے ہین پھر لوگ خوش ہونگے اور عیسی علیہ السلام بھی لوگ سے خوش
ہونگے اور لوگ عیسی علیہ السلام کو کہینگے یا روح اللہ نماز پڑھیئے تو عیسی علیہ السلام فرماوینگے
مقرر اللہ تعالی نے اس امت کو بزرگی دی ہے سوا انکے سوای دوسرے کسی کو انکی
امامت کرنا سزا وار نہین پھر مومنون کا امیر لوگ کے ساتھہ نماز پڑھیگا اور عیسی علیہ السلام
اسکے پیچھے نماز پڑھینگے الحدیث -

ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی قال ینزل المسیح بن مریم
فاذا راه الدجال ذاب کما یذوب الشحمة فیقتل الدجال و یفرق عنه الیهود فیقتلون

حتیٰ ان الحجر یقول یا عبد اللہ للمسلم ھذا یھودی فتعال فاقتلہ یعنے مسیح بن مریم اترینگے پھر انکو دجال دیکھا تو پگلیگا جیسا چربی پگلتی ہے پس عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کرینگے اور یہود متفرق ہو جاوینگے سو لوگ قتل کرینگے یہان تک کہ مسلمان کو پتھر کہیگا ای اللہ کے بندہ یہہ یہودی ہے سو تو آکے اسکو قتل کر۔

[۴۶] ابو نعیم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث روایت کی اسمین مذکور ہے حتی ینزل علیھم عیسیٰ بن مریم فیقاتلون معہ الدجال یعنے یہانتک کہ مومنون پر عیسیٰ بن مریم اترینگے سو مومنین انکے ہمراہ دجال سے قتال کرینگے۔

[۴۷] ترمذی نے اپنی سنن مین مجمع بن جاریۃ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے یقتل ابن مریم الدجال بباب لد یعنے ابن مریم لد کے دروازہ پاس دجال کو قتل کرینگے۔ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی وغیرہ بھی روایت کئے ہین اور ترمذی کہا یہہ حدیث صحیح ہے اور کہا اس باب مین عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابو برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابو ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابو امامہ اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن عمرو اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہین۔

[۴۸] ابن جریر نے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول الایات الدجال ونزول عیسیٰ الحدیث یعنے قیامت کے اول نشانیون سے ہے دجال اور نازل ہونا عیسیٰ کا الحدیث۔

[۴۹] ابن ابی شیبہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تقوم الساعۃ حتی ینزل عیسیٰ بن مریم حکما مقسطا واماما عادلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد یعنے قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ عیسیٰ ابن مریم اترینگے حکم مقسط اور امام عادل ہوکے

پھر صلیب کو توڑینگے اور خنزیر کو قتل کرینگے اور جزیہ اٹھا دینگے اور مال بہت ہوگا کہ
کوئی اسکو قبول نہین کریگا ۔
طبرانی[۳۰] اور حاکم اور ابن مردویہ نے واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لا تقوم الساعۃ حتی یکون عشر آیات خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف
فی جزیرۃ العرب والدجال ونزول عیسی ویاجوج وماجوج الحدیث یعنے قیامت
قایم نہوگی یہانتک کہ دس نشانیان ہووین خسف مشرق مین اور خسف مغرب مین اور خسف
جزیرۂ عرب مین اور دجال اور اترنا عیسی کا اور یاجوج و ماجوج الحدیث ۔
طبرانی[۳۱] نے اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ینزل عیسی بن مریم عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق یعنے اترینگے عیسی بن مریم
سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جہت مین ہے ۔
طبرانی[۳۲] نے نافع بن کیسان سے وہ اپنے باپ کیسان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ینزل عیسی بن مریم عند باب دمشق الشرقی
یعنے اترینگے عیسی بن مریم دمشق کے دروازہ کے پاس جو شرقی جہت مین ہے
ابو داود[۳۳] وطیالسی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لم یسلط علی الدجال الا عیسی بن مریم یعنے دجال پر کوئی مسلط نہوگا مگر
عیسی بن مریم علیہ السلام ۔
اور[۳۴] ابو حفص العیاشی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ینزل عیسی علیہ الصلوۃ والسلام فیتزوج ویولد لہ یعنے عیسی علیہ السلام اترکر
پھر نکاح کرینگے اور انکو اولاد ہوگی ۔
اور[۳۵] طبرانی نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے قال یدفن عیسی بن مریم
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فیکون قبرا رابعا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور ابی بکر اور عمر کے پاس عیسی بن مریم علیہ السلام مدفون ہونگے عیسی کی قبر چوتھی قبر ہوگی۔
اس حدیث کو بخاری نے اپنی تاریخ میں اور یحیی نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے
اسکا لفظ یہہ ہے یدفن عیسی بن مریم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ ویکون قبرہ الرابع۔
اور ترمذی نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے قال مکتوب فی التوراۃ
صفۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعیسی بن مریم یدفن معہ یعنے توریت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی صفت لکھی ہوی ہے اور عیسی بن مریم حضرت کے پاس مدفون ہونگے۔ ترمذی نے کہا
ابو مودود کہتا ہے کہ وہاں ایک قبر کی جگہہ باقی ہے۔ ابن النجار نے کہا اہل سیر کہتے ہیں کہ
وہاں ایک قبر کی جگہہ ہے سو سعید بن المسیب سے منقول ہے کہ اسی میں عیسی بن مریم علیہ السلام مدفون ہونگے
امام احمد اپنی مسند میں اور حاکم مستدرک میں عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے ایک
طویل حدیث روایت کئے ہیں اسمیں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وینزل عیسی بن مریم علیہ السلام عند صلوۃ الفجر فیقول لہ امیرھم یا روح اللہ تقدم
صل فیقول ھذہ الامۃ امراء بعضھم علی بعض فیقدم امیرھم فیصلی فاذا قضی صلوتہ
اخذ عیسی حربتہ فیذھب نحو الدجال فاذا راہ الدجال ذاب کما یذوب الرصاص
فیضع حربتہ بین ثندوتہ فیقتلہ وینھزم اصحابہ فلیس یومئذ شئی یواری منھم
احدا حتی ان الشجرۃ لتقول یا مومن ھذا کافر یعنے عیسی بن مریم علیہ السلام صبح کی نماز کیوقت
اترینگے لوگ کا امیر جو رہیگا عیسی کو کہیگا یا روح اللہ آپ بڑہیے نماز پڑہیے۔ عیسی
کہینگے یہہ امت بعض انکے بعض پر امیر ہیں پھر وہ امیر مقدم ہوکے نماز پڑہیگا نماز سے
فراغت ہوتے ہی عیسی اپنا حربہ لیکے دجال کی طرف جاوینگے دجال انکو دیکھہ کے پگلیگا
جیسا سیسا پگلتا ہے عیسی اپنا حربہ دجال کے ثندوے پر یعنے پستان کے گوشت پر رکھکو
دجال کو قتل کرینگے اسکے ساتہہ والے بھاگینگے انکو پناہ کیواسطے کچھہ چیز نہ ملیگی یہاں تک
جھاڑ بولیگا ای مومن یہہ کافر ہے یعنے یہاں کافر چھپا ہے تو اسکو قتل کر۔

ابونعیم[۲۸] نے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ینزل عیسی بن مریم علیہ السلام فیقول امیرھم المہدی تعال صل بنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء بکرامۃ اللہ ھذہ الامۃ یعنے عیسی بن مریم علیہ السلام اترینگے لوگون کا امیر مہدی کہیگا آؤ ہمارے ساتھ نماز پڑہو عیسی علیہ السلام کہینگے ایسا نہین (یعنے مین امام ہوکے نماز نہین ادا کرونگا) تمہارے بعض بعض پر امیر ہین اللہ تعالی سے اس امت کی بزرگی کی

اسحق بن بشیر[۲۹] اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے اسمین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فعند ذلک ینزل اخی عیسی بن مریم من السماء الحدیث یعنے پھر اسوقت یعنے جبکہ دجال مسلط ہوگا اور مومنان بیت المقدس مین جمع ہونگے تو میرے بھائی عیسی بن مریم آسمان سے اترینگے الحدیث اس حدیث مین تصریح ہوچکی ہے کہ عیسی علیہ السلام آسمان سے اترینگے۔

ابوعمرو الدانی[۳۰] نے اپنی سنن مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یلتفت المہدی وقد نزل عیسی بن مریم کانما یقطر من شعرہ الماء فیقول المہدی تقدم وصل بالناس فیقول عیسی انما اقیمت الصلوۃ لک فیصلی خلف رجل من ولدی الحدیث یعنے مہدی پلٹ کے دیکھیں تو عیسی بن مریم اترے ہین گویا کہ انکے بالون سے پانی ٹپکتا ہے پھر مہدی کہینگے آپ مقدم ہو اور لوگون کے ساتھ نماز پڑہو تو عیسی کہینگے تمہارے ہی لئے نماز کی اقامت ہوی پھر میری اولاد سے ایک شخص کے پیچھے عیسی نماز پڑہینگے۔

حاکم[۳۱] نے حریث بن مخشی سے روایت کی ان علیا قتل صبیحۃ احدی وعشرین من رمضان سمعت الحسن بن علی وھو یقول قتل لیلۃ انزل القران ولیلۃ اسری بعیسی ولیلۃ قبض موسی یعنے علی رضی اللہ عنہ اکیسوین رمضان کی صبحکو شہید ہوے سو مین نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو سنا فرماتے تھے کہ قتل کئے گئے اس شب مین جو قران نازل ہوا تھا اس شب مین جو عیسی علیہ السلام اسرا کئے گئے یعنے اللہ تعالی انکو لے گیا اور اس شب مین جو موسی علیہ السلام وفات پاگئے۔

ابونعیم نے کعب الاحبار سے روایت کی قال یحاصر الدجال المومنین ببیت المقدس فیصیبھم جوع شدید حتی یاکلوا اوتار قسیھم من الجوع فبیناھم علی ذلک اذ سمعوا صوتا فی الغلس فیقولون ان ھذا لصوت رجل شبعان فینظرون فاذا بعیسی بن مریم ویقام الصلوٰۃ فیرجع امام المسلمین المھدی فیقول عیسی علیہ السلام تقدم فلک اقیمت الصلوٰۃ فیصلی بھم تلک الصلوٰۃ ثم یکون عیسی اماما بعدہ یعنے دجال محاصرہ کریگا مومنوں کو بیت المقدس میں پھر لوگوں کو سخت فاقہ کشی ہوگی یہاں تک بہوک سے اپنے کمان کی ڈور یعنے چلا چوپی کا ہوتا ہے اسکو کہاینگے اسی حالت میں رہینگے دفعۃً آخر شب کی اندہیری میں آواز سنینگے لوگ ایک دوسرے سے کہینگے یہہ پیٹ بھرے آدمی کی آواز ہے پھر دیکھینگے تو یکایک عیسی بن مریم ہیں اور نماز کی اقامت کہی جاویگی پھر مہدی مسلمانوں کا امام پیچھے ہٹے گا تو عیسی علیہ السلام کہینگے تم مقدم ہو تمہارے ہی لئے نماز کی اقامت ہوی پھر مہدی لوگ کے ساتہہ نماز پڑھینگے پھر اسکے بعد کے نمازوں میں عیسی علیہ السلام امام ہونگے۔

ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں ابن سیرین سے روایت کی ہے قال المھدی من ھذہ الامۃ وھو الذی یؤم عیسی بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام یعنے مہدی اسی امت سے ہے اور وہی امامت کرینگے عیسی بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔

ابن جریر نے بسند صحیح کعب سے روایت کی ہے قال لما رای عیسی قلۃ من اتبعہ وکثرۃ من کذبہ شکی ذلک الی اللہ فاوحی اللہ الیہ انی متوفیک ورافعک الی وانی سابعثک علی الاعور الدجال فتقتلہ الحدیث یعنی جبکہ عیسی علیہ السلام اپنے تابعوں کی کمی اور جھٹلانے والوں کی کثرت دیکھی تو اللہ تعالی کے نزدیک اسکی شکایت کی اللہ تعالے نے وحی کیا کہ میں تجھکو لینے والا ہوں اور اٹھا لینے والا ہوں اپنی طرف اور میں قریب اعور دجال کی طرف تجھکو بھیجونگا پھر تو اسکو قتل کرے گا الحدیث۔

حاکم نے اپنی مستدرک میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی وان من اھل الکتاب

الا لیومنن بہ قبل موتہ قال خروج عیسی بن مریم صلوات اللہ علیہ یعنے قرآن شریف میں
وان من اہل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ جو ہے اس سے مراد عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا خروج
ہے حاکم کہا یہہ حدیث صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر اور ابن کثیر نے حسن بصری سے
روایت کی وان من اہل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موت عیسی واللہ انہ لحی الآن
عند اللہ ولکن اذا نزل آمنوا بہ اجمعون یعنے اہل کتاب کا کوئی شخص نہین مگر عیسی کے موت
کے آگے اسپر ایمان لائیگا اور قسم ہے اللہ تعالی کی مقرر عیسی اسوقت زندہ ہین اور لیکن
جب اترینگے تو سب اون پر ایمان لائینگے ۔

امام احمد اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور ابن مردویہ اور عبد بن حمید اور مسدد اور سعید
بن منصور اور فریابی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی وانہ لعلم للساعۃ قال
خروج عیسی بن مریم علیہ السلام قبل یوم القیامۃ یعنے قرآن شریف میں وانہ لعلم للساعۃ جو ہے
اس سے مراد عیسی بن مریم علیہ السلام قیامت کے قبل خروج کرنا ہے ۔

اور عبد بن حمید نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی وانہ لعلم للساعۃ قال خروج
عیسی یمکث فی الارض اربعین سنۃ تکون تلک الاربعین اربع سنین یحج ویعتمر
یعنے وانہ لعلم للساعۃ سے مراد عیسی علیہ السلام کا نکلنا ہے انہون زمین پر چالیس سال رہینگے
وہ چالیس سال بمنزلہ چار سال کے ہونگے حج اور عمرہ ادا کرینگے ۔

اور عبد بن حمید اور ابن جریر نے حسن سے روایت کئے ہین وانہ لعلم للساعۃ قال
نزول عیسی یعنے وانہ لعلم للساعۃ سے مراد عیسی علیہ السلام کا اترنا ہے ۔

اور عبد الرزاق اور عبد بن حمید اور ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی وانہ لعلم
للساعۃ قال نزول عیسی علم للساعۃ وناس یقولون القرآن علم للساعۃ ان سب احادیث
و آثار صحیحہ سے ثابت ہوا کہ عیسی علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے ۔ اور اب
آسمان پر زندہ ہین اور اخیر زمانے مین آسمان سے نازل ہوکے دجال [illegible]

اور مراد دجال سے ایک معین شخص ہے جو اولاً نبوت کا دعوی کرکے اسکے بعد الوہیت کا
دعوی کریگا اور اقسام کے فتنے پھیلاویگا تب عیسی علیہ السلام آسمان سے سفید منارہ پاس
جو دمشق کے شرقی جہت مین ہے اترینگے اور دجال کو قتل کرینگے اسکے بعد یاجوج ماجوج
نکلینگے سو اللہ تعالی عیسی السلام کی دعا سے انکو ہلاک کریگا۔ اسکے بعد کئی سال کے عیسی علیہ السلام
کی وفات ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ منورہ مین مدفون ہونگے۔ پھر جو کوئی
آپ مسیح موعود ہونیکا دعوی کرتا ہو اور شہر دمشق سے مراد قادیان اور دجال سے مراد
پادریون کی جماعت اور یاجوج و ماجوج سے مراد روس و انگریز کرکے کہتا ہو اور زعم کرتا
کہ اپنے کو خواب پڑا ہو کہ مین ہی روضۂ مبارک مین دفن ہونگا۔ سو **وہ جھوٹا اور**
زندیق ہے۔ عیسی علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے وقت جو امورات ہووینگی
وہ بالتفصیل صراحۃً احادیث مین مذکور ہین ایسے کوئی ایک امر اس **زندیق** مین نہین
پایا جاتا اسلئے احادیث صحیحہ کو حقیقی معنے سے پھیر کے اپنے زعم کے موافق غلط معنے
کرتا ہے۔ امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے قال القاضی هذه الاحادیث
التی ذکرها مسلم وغیره فی قصة الدجال حجة لمذهب اهل الحق فی صحة وجوده وانه
شخص بعینه ابتلی الله به عباده واقدره علی اشیاء من مقدورات الله تعالی
من احیاء المیت الذی یقتله ومن ظهور زهرة الدنیا والخصب معه وجنته وناره
وهریه واتباع کنوز الارض له وامره السماء ان تمطر فتمطر والارض ان تنبت فتنبت
فیقع کل ذلك بقدرة الله ومشیئته ثم یعجزه الله تعالی بعد ذلك فلا یقدر
علی قتل ذلك الرجل ولا غیره ویبطل امره ویقتله عیسی صلی الله علیه وسلم و
یثبت الله الذین آمنوا هذا مذهب اهل السنة وجمیع المحدثین والفقهاء والنظار
اور معلوم کرین کہ عیسی علیہ السلام دمشق کے سفید مینارہ کے پاس اترینگے کرکے جو احادیث صحیحہ
مین آیا ہے سو اسپر کسی **زندیق نے** اعتراض کیا ہو کہ اندنون انگریز کا اخبارات سے معلوم ہوا

کہ شہر دمشق کی مسجد جلگئی پھر سفید منارہ باقی نہ رہا۔ یہہ اعتراض ھو احادیث صحیحہ پر کرتا ہو سو وہ قساوت قلبی سے ہے اب منارۂ بیضا جلگیا اور موجود نہ رہا تو بھی اس سے کچھہ خلل نہین کیونکہ عیسی علیہ السلام آسمان سے اترنیکے قبل وہان البتہ بنا یاویگا شیخ جلال الدین السیوطی نے مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ مین لکھا ہے قال الحافظ ابن کثیر وقد جددت منارۃ فی زماننا و فی سنۃ احدی واربعین وسبعمایۃ من حجارۃ بیض ولعل ھذا یکون من دلایل النبوۃ الظاھرۃ حیث قیض اللہ بناء ھذہ المنارۃ لینزل عیسی ابن مریم قلت ھو من دلایل النبوۃ بلا شک فانہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی الیہ بجمیع ما یحدث بعدہ مما لم یکن فی زمنہ اسکے بعد کہا فان لم یکن فی بیت المقدس الآن منارۃ بیضاء فلا بد ان تحدث قبل نزولہ آورہمنے جو ذکر کیا اس ہی پر اہل سنت کا عقیدہ ہو۔

تفسیر ابن کثیر مین ہے ثم انہ رفعہ الیہ وانہ باق حی وانہ سینزل قبل یوم القیامۃ کما دلت علیہ الاحادیث المتواترۃ التی سنوردھا ان شاء اللہ قریبا فیقتل المسیح الضلالۃ ویکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ یعنی لا یقبلھا من احد من اھل الادیان بل لا یقبل الا الاسلام او السیف آہ۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فقہ اکبر مین لکھا ہو وخروج الدجال ویاجوج وماجوج وطلوع الشمس من مغربھا ونزول عیسی علیہ السلام من السماء وسائر علامات یوم القیمۃ علی ما وردت بہ الاخبار الصحیحۃ حق کائن۔

اور شیخ شہاب الدین السہروردی قدس سرہ نے اعلام الہدی وعقیدۃ ارباب التقی مین فرمایا ہے ونعتقد ان عیسی علیہ السلام ینزل وان الدجال یخرج والشمس تطلع من مغربھا کل ذلک حق لا شک فیہ

اور امام کمال الدین محمد بن الہمام نے کتاب المسائرہ فی العقائد المنجیۃ فی الآخرہ مین لکھا ہو واشراط الساعۃ من خروج الدجال ونزول عیسے علیہ السلام وخروج یاجوج وماجوج وخروج الدابۃ وطلوع الشمس من مغربھا حق۔

اور توضیح شرح المسائرہ میں ہے واشراط الساعۃ من خروج الدجال ونزول عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام من السماء وخروج یاجوج وماجوج وخروج الدابۃ کما فی سورۃ النمل وفی جامع الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تخرج الدابۃ ومعہا خاتم سلیمان وعصی موسیٰ فتجلو وجہ المومن وتخطم انف الکافر الحدیث وطلوع الشمس من مغربہا کل منہا حق وردت بہا النصوص الصحیحۃ الصریحۃ۔

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے قال القاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نزول عیسیٰ علیہ السلام وقتلہ الدجال حق وصحیح عند اہل السنۃ للاحادیث الصحیحۃ فی ذلک ولیس فی العقل ولا فی الشرع ما یبطلہ فوجب اثباتہ وانکر ذلک بعض المعتزلۃ والجہمیۃ ومن وافقہم وزعموا ان ہذہ الاحادیث مردودۃ بقولہ تعالیٰ وخاتم النبیین وبقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی وباجماع المسلمین انہ لا نبی بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وان شریعتہ مؤبدۃ الی یوم القیامۃ لا تنسخ وہذا استدلال فاسد لانہ لیس المراد بنزول عیسیٰ علیہ السلام انہ ینزل نبیا بشرع ینسخ شرعنا ولا فی ہذہ الاحادیث ولا فی غیرہا شیء من ہذا بل صحت ہذہ الاحادیث ہنا وما سبق فی کتاب الایمان وغیرہا انہ ینزل حکما مقسطا یحکم بشرعنا ویحیی من امور شرعنا ما ہجرہ الناس۔

اور امام عبداللہ النسفی نے عمدۃ العقائد میں لکھا ہے وما اخبر بہ النبی علیہ السلام من خروج الدجال ودابۃ الارض ویاجوج وماجوج ونزول عیسیٰ علیہ السلام وطلوع الشمس من مغربہا حق۔

اور علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے وما اخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اشراط الساعۃ ای من علاماتہا من خروج الدجال ودابۃ الارض ویاجوج وماجوج ونزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء وطلوع الشمس من مغربہا فہو حق لانہا امور ممکنۃ اخبر بہا الصادق۔

اور شیخ الاسلام احمد النفراوی المالکی نے الفواکہ الدوانی علی رسالۃ ابی زید القیروانی میں لکھا ہے

للساعة اشراط و علامات يجب الايمان بها وهي على قسمين كبرى وصغرى فالكبرى عشرة
خمس متفق عليها خروج الدجال ونزول عيسى بن مريم من السماء الثانية وخروج الدابة
ويأجوج ومأجوج وطلوع الشمس من مغربها اه -
اور بھی کہا الفائدة الثالثة في نزول عيسى عليه السلام الى الارض لان نزوله حق ثابت
بالكتاب والسنة وذلك عند نزوله من السماء آخر الزمان وسئل الجلال السيوطي رحمه الله
عن حياة عيسى عليه السلام ومقره وطعامه وشرابه فقال في السماء الثانية لا ياكل ولا يشرب
بل هو ملازم للتسبيح كالملائكة وسبب رفعه الى السماء ان اليهود كذبته وآذته وهمت
بقتله فرفعه الله الى السماء واجتمع بالمصطفى عليهما الصلوة والسلام ليلة الاسراء في السماء
الثانية واستمر فيها حتى ينزل آخر الزمان عند المنارة البيضاء شرقي دمشق واضعا يديه على
اجنحة ملكين ويكون نزوله عند صلاة الصبح فيقول له امير الناس وهو المهدي تقدم
يا روح الله فصل بنا فيقول انكم معشر هذه الامة امراء بعضكم على بعض فصل بنا فيصلي بهم
المهدي فاذا انصرف ياخذ عيسى حربته ويتبع الدجال فيقتله عند باب لد الشرقي
ويحكم بشريعتنا یعنی عیسی علیہ السلام کا زمین پر اترنا حق ہے کتاب و سنت سے ثابت ہے
اور یہہ حکم اخیر زمانہ میں انہوں آسمان سے اترے وقت ہوگا کسی نے شیخ جلال الدین السیوطی کو
عیسی علیہ السلام کی حیات اور انکی رہنے کی جاے اور کہانے پینے سے سوال کیا تو کہے عیسی
علیہ السلام دوسرے آسمان پر ہیں کچھہ کہاتے پیتے نہیں بلکہ ملائکہ کے مانند ہمیشہ تسبیح کرتے ہیں اور
انہوں آسمان پر جانے کا سبب یہہ ہے کہ یہود نے انکو جھٹلایا اور ستایا اور قتل کا ارادہ کیا تو اللہ تعالی
انکو آسمان پر اٹھا لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معراج کی رات دوسرے آسمان پر ملاقات ہوئی
اور عیسی علیہ السلام اسی میں ہمیشہ رہینگے یہاں تک کہ اخیر زمانہ میں سفید منارے پاس جو دمشق
کے شرقی جانب میں ہے اترینگے اپنے دونوں ہاتھہ دو فرشتوں کے پکھوتوں پر دہرے ہوے اور نماز
صبح کے وقت اترینگے پھر لوگوں کا امیر جو وہ مہدی ہیں عیسی کو کہینگا یا روح اللہ آپ مقدم ہو کر ہمارے ساتھ نماز پڑھاؤ

عیسی علیہ السلام کہینگے تم ہی گروہ اس امت کے بعضے بعضون کے امیر ہین تم ہمارے ساتہہ نماز پڑہیے
پھر مہدی لوگ کے ساتہہ نماز پڑہینگے جب نماز سے پھرینگے تو عیسی علیہ السلام اپنا حربہ لیویںگے
اور دجال کا پیچھا کرینگے پھر اسکو لد کے دروازہ شرقی پاس قتل کرینگے اور عیسی علیہ السلام
ہماری شریعت کے موافق حکم فرمائینگے۔

اور[11] شیخ جلال الدین السیوطی نے اتمام الدرایہ شرح النقایہ مین لکھا ہے وان نزول عیسی بن مریم
علیہ السلام قرب الساعۃ وقتلہ الدجال حق۔

اور[11] علامہ المولی محمد الافندی نے الطریقۃ الاحمدیہ مین لکھا ہے وما اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من اشراط الساعۃ من خروج دجال ودابۃ الارض ویاجوج وماجوج ونزول عیسی
علیہ السلام من السماء وطلوع الشمس من مغربہا ونحو ذلک کلہ حق۔

اور[12] علامہ شیخ ضیاء الدین ابرہیم نے شرح الارشاد الی الاعتقاد مین لکہا ہے نزول السید المسیح
عیسی بن مریم صلی اللہ علی نبینا وعلیہ وسلم قرب الساعۃ بعد خروج المسیح الدجال وفی
الصحیح ما من نبی الا انذر قومہ المسیح الدجال وفی روایۃ الاعور الکذاب وانی انذرکموہ
الحدیث وفیہ ما من بلد الا سیدخلہ الدجال غیر مکۃ والمدینۃ فاذا شدت فتنتہ انزل اللہ
المسیح بن مریم فنزولہ وقتلہ الدجال ثابت فی الحدیث الصحیح فذلک حق یجب الایمان بہ آہ۔

اور[13] علامہ ابن الوردی نے خریدۃ العجائب مین لکہا ہے المسلمون لا یختلفون فی نزول عیسی بن
مریم آخر الزمان قد قیل فی قولہ تعالی وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا انہ نزول عیسی علیہ السلام۔

اور[14] الشیخ الامام ابوعبد اللہ القرطبی نے کتاب التذکرہ فی کشف احوال الموتی وامور الآخرہ مین لکہا ہے
قال ابو الحسن محمد بن الحسین بن ابرہیم بن عاصم الآبری السجزی قد تواترت الاخبار واستفاضت
بکثرۃ رواتہا عن محمد المصطفی والنبی المرتضی صلی اللہ علیہ وسلم بمجئ المہدی وانہ من اہل بیتہ
وانہ سیملک سبع سنین وانہ یملأ الارض عدلا وانہ یخرج مع عیسی علیہ السلام فیساعدہ علی قتل
الدجال بباب لد بارض فلسطین وانہ یؤم ہذہ الامۃ وعیسی علیہ السلام یصلی خلفہ فی طول من قصتہ وامرہ

[۱۵] اور علامہ برزنجی نے اشاعۃ فی اشراط الساعۃ میں لکھا ہے قد علمت ان احادیث وجود المہدی وخروجہ آخر الزمان وانہ من عترۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمۃ علیہا السلام بلغت حد التواتر فلا معنی لانکارھا ومن ثم ورد من کذب بالدجال فقد کفر ومن کذب بالمہدی فقد کفر رواہ ابو بکر الاسکاف فی فوائد الاخبار وابو القاسم السہیلی فی شرح السیر لہ ۔

[۱۶] اور علامہ شیخ علی متقی نے برہان فی علامۃ مہدی آخر الزمان میں لکھا ہے اخرج ابو بکر الاسکاف فی فوائد الاخبار عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب بالدجال فقد کفر ومن کذب بالمہدی فقد کفر قال الشیخ ابن حجر الہیثمی ای کفر حقیقۃ کما ھو المتبادر من اللفظ اذ کان تکذیبہ کتکذیبہ بالسنۃ او الاستھزاء بہا او الرغبۃ عنہا فقد قال ائمتنا وغیرھم لو قال لانسان قص اظفارک فانہ سنۃ فقال لا افعلہ وان کان سنۃ رغبۃ عنہا کفر فکذا یقال بمثلہ ۔

[۱۷] اور شیخ جلال الدین السیوطی نے اعلام بحکم عیسے علیہ السلام میں لکھا ہے فیلزم ملک احد امرین اما نفی نزول عیسی علیہ السلام او نفی النبوۃ عنہ وکلاھما کفر ۔

[۱۸] اور امام عبد الوہاب الشعرانی نے کتاب الیواقیت والجواہر میں لکھا ہے فان قیل فما الدلیل علی نزول عیسی علیہ السلام من القران فالجواب الدلیل علی نزولہ قولہ تعالی وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ ای حین ینزل ویجتمعون علیہ وانکرت المعتزلۃ والفلاسفۃ والیہود والنصاری عروجہ بجسدہ الی السماء وقال تعالی فی عیسی علیہ السلام وانہ لعلم للساعۃ قری لعلم بفتح اللام والعین والضمیر فی انہ راجع الی عیسی علیہ السلام لقولہ تعالی ولما ضرب ابن مریم مثلا ومعناہ ان نزولہ علامۃ القیامۃ وفی الحدیث فی صفۃ الدجال فبینما ھم فی الصلوۃ اذ بعث اللہ المسیح بن مریم فنزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین یدیہ مہروذتان واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین ومہروذتان بالذال المعجمۃ والمہملۃ معا حلتان مصبوغتان بالورس فقد ثبت نزولہ علیہ السلام بالکتاب والسنۃ

وزعمت النصاری ان ناسوتہ صلب ولاھوتہ رفع والحق انہ رفع بجسدہ الی السماء
والایمان بذلک واجب قال تعالی بل رفعہ اللہ الیہ قال ابو طاھر القزوینی واعلم ان
کیفیۃ رفعہ ونزولہ وکیفیۃ مکثہ فی السماء الی ان ینزل من غیر طعام ولا شراب مما یتقاصر
عن درکہ العقل ولا سبیل لنا الا ان نومن بذلک تسلیما لسعۃ قدرۃ اللہ تعالی والحال
فی ذکر شبہ الفلاسفۃ وغیرھم فی انکار الرفع فان قیل فما الجواب عن استغنائہ عن الطعام
والشراب مدۃ رفعہ فان اللہ تعالی قال وما جعلناھم جسدا لا یاکلون الطعام فالجواب
ان الطعام انما جعل قوتا لمن یعیش فی الارض لانہ مسلط علیہ الھواء الحار والبارد
فینحل بہ بدنہ فاذا انحل عوضہ اللہ تعالی بالغذاء اجراء لعادتہ فی ھذہ الخطۃ الغبراء
واما من رفعہ اللہ تعالی الی السماء فانہ یلطفہ بقدرتہ ویغنیہ عن الطعام والشراب
کما اغنی الملائکۃ عنھما فیکون حینئذ طعامہ التسبیح وشرابہ التہلیل کما قال صلی اللہ علیہ وسلم
انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی وفی الحدیث مرفوعا ان بین یدی الدجال
ثلاث سنین سنۃ تمسک السماء منھا ثلث قطرھا والارض ثلث نباتھا وفی السنۃ الثانیۃ
تمسک السماء ثلثی قطرھا والارض ثلثی نباتھا وفی السنۃ الثالثۃ تمسک السماء قطرھا
کلھا والارض نباتھا کلھا فقالت لہ اسماء بنت زید یا رسول اللہ انا لنعجن عجیننا
فما نخبزہ حتی نجوع فکیف بالمومنین حینئذ فقال یجزیھم ما یجزی اھل السماء من التسبیح
والتقدیس قال الشیخ ابو طاھر وقد شاھدنا رجلا اسمہ خلیفۃ الخراط کان مقیما
بالھرمن بلاد المشرق مکث لا یطعم طعاما منذ ثلاث وعشرین سنۃ وکان یعبد اللہ لیلا
ونھارا من غیر ضعف فاذا علمت بذلک فلا یبعد ان یکون قوت عیسی علیہ السلام التسبیح
والتہلیل واللہ اعلم بجمیع ذلک انتہی یعنے اگر کسی نے کہا کہ عیسی علیہ السلام کے اترنے پر
قرآن شریف سے کیا دلیل ہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ عیسی علیہ السلام کے اترنے پر اللہ تعالی کا قول
دلیل ہے وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ یعنے اور کوئی نہیں اہل کتاب سے مگر البتہ اسپہ

ایمان لائیگا اسکی موت کے آگے یعنے جبکہ عیسی علیہ السلام اترینگے اور لوگ انپر جمع پڑینگے اور عیسی علیہ السلام اپنے جسد سے آسمان پر جانے کو معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود و نصاری انکار کئے ہین حالانکہ خدا تعالی عیسی علیہ السلام کی شان مین فرماتا ہے وانہ لعلم للساعۃ بعضونکی قرأت لَعَلَم ہے لام اور عین کی فتح سے اور انہ کی ضمیر عیسی علیہ السلام طرف راجع ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ولما ضرب ابن مریم مثلا اور اسکا معنے اسطور پر ہے کہ عیسی علیہ السلام کا اترنا قیامت کی علامت ہے اور حدیث شریف مین دجال کی صفت مین آیا ہے کہ جس حال مین کہ لوگ نماز مین رہینگے یکایک اللہ تعالی مسیح ابن مریم کو بھیجیگا پھر سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جانب ہے اترینگے دو مہرودسے پہنے ہوے اور اپنے ہاتون کے نیچے دو فرشتون کے کندھون پر دہرے ہو پس عیسی علیہ السلام کا اترنا کتاب وسنت سے ثابت ہوچکا اور نصاری زعم کرتے ہین کہ عیسی علیہ السلام کا ناسوت یعنے جسم مصلوب ہوا اور انکا لاہوت یعنے روح اٹھایا گیا اور حق بات وہ ہے کہ عیسی علیہ السلام اپنے جسد کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے اور اسپر ایمان لانا واجب ہے اللہ تعالی فرماتا ہے بل رفعہ اللہ الیہ شیخ ابو طاہر قزوینی نے کہا کہ عیسی علیہ السلام آسمان پر اٹھائے جانا اور نزول کرنا اور نزول کئے تک بغیر کہانے اور پینے کے آسمان مین ٹھیرے رہنا ان امورمین سے ہے جنکے دریافت سے عقل قاصر ہے اور ہمکو اسمین کچھ راہ نہین ملتی مگر اللہ تعالی کی قدرت وسیعہ کو مان لیکے اسپر ہم ایمان لاناہے۔ پھر شیخ ابو طاہر نے فلاسفہ وغیرہم جو عیسی علیہ السلام کے رفع کا انکار کرتے ہین انکے شبہون مین بیان طویل کیا ہے اگر کوئی کہے کہ عیسی علیہ السلام ایام رفع مین کہانے اور پینے سے کیون بے نیاز ہوے حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے وما جعلناھم جسدا لا یاکلون الطعام تو اسکا جواب یہہ ہے کہ جو شخص زمین پر گزران کرتا ہے اس ہی کے لئے طعام قوت ہوا ہے کیونکہ ان پر گرم وسرد ہوا مسلط رہنے سے بدن لاغر ہوتا ہے پھر جب بدن لاغر ہوگیا تو اللہ تعالی بطور عادت کے یہان خطہ زمین مین غذا کو اسکا عوض کیا ہے اور جس شخص کو اللہ تعالی آسمان طرف اٹھالیا ہے سو اسکو اپنی قدرت سے لطیف کرتا ہے

اور کہانے پینے سے بے پرواکرتا ہے جیسا کہ فرشتوں کو کہانے پینے سے مستغنی کیا پھر قوت عیسی علیہ السلام کا کہانا تسبیح ہے اور پینا تہلیل جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انی ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی اور مرفوع حدیث مین آیا ہے کہ دجال نکلنے کے آگے تین سال آئینگے ایک سال آسمان سے ثلث پینے تہائی برسات اور زمین سے ثلث سرسبزی کی کشش ہوگی اور دوسرے سال آسمان سے دو ثلث برسات اور زمین سے دو ثلث سرسبزی کی کشش ہوگی اور تیسرے سال آسمان سے کل برسات اور زمین سے کل نباتات کا امساک ہوگا۔ پس اسما بنت زید نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آٹا گوندتے ہین سو روٹی طیار ہو نیکے آگے ہم بھوکے ہو جاتے ہین پھر اس روز مومنون کا کیا حال ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو تسبیح و تقدیس کافی ہوگی جو آسمان والون کو کفایت کرتی ہے شیخ ابوطاہر نے کہا کہ ہمنے مشاہدہ کیا ایک شخص کو جسکا نام خلیفۃ الخراط تھا اور ابہر مین مقیم تہا جو بلاد مشرق سے ہے تیئیس ۲۳ برس تک کچھہ نہ کہایا اور شب روز بغیر ضعف کے اللہ تعالی کی عبادت کرتا تہا پس جب یہہ معلوم ہوا تو کچھہ بعید نہین کہ عیسی علیہ السلام کا قوت تسبیح و تہلیل ہے واللہ اعلم بجمیع ذلک

۱۹ اور امام ابو اسحق احمد بن محمد الثعلبی نے کتاب العرائس مین لکہا ہے ذکر نزول عیسی علیہ السلام من السماء فی المرۃ الثانیۃ فی آخر الزمان قال اللہ تعالی وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا الآیۃ وقیل للحسین بن الفضل ھل تجد نزول عیسی علیہ السلام فی القران قال نعم قولہ وکھلا وھو لم یکن یکھل فی الدنیا وانما معناہ وکھلا بعد نزولہ من السماء ۔

۲۰ اور شیخ ابن حجر نے شرح الہمزیہ مین لکہا ہے انہم ای الیہود حسدوا عیسی صلی اللہ علیہ وسلم حتی زعموا انہم قتلوہ وصلبوہ وما دری الملاعین انہ شبہ لھم مثلہ فقتلوہ ونجاہ اللہ منہم ثم رفعہ الی السماء لینزل آخر الزمان حاکما بشریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصلیا وراء المہدی اول نزولہ لیعلم انہ نزل تابعا لھذہ الامۃ عاملا بشریعۃ نبیہم

۲۱ اور شیخ الاسلام ابو عبد اللہ فضل اللہ بن تاج الدین ابو سعید الحسن التورپشتی نے کتاب المعتمد فی المعتقد مین

کہا ہے کہ و بعد از ظہور دجال و فساد وی در زمین نزول عیسی بن مریم علیہ السلام از آسمان ست
و باحادیث درست از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت شدہ ست کہ عیسی علیہ السلام در وقت
اقتراب ساعت از آسمان فرود آید زندہ و دجال را بکشد و زمین از خبث و فساد و اتباع وی از
اہل شرک خاصہ جہودان کہ دعوی کردہ اند کہ ما عیسی علیہ السلام را کشتیم و صلب کردیم پاک کند

۲۱ اور حافظ مناوی نے شرح جامع الصغیر میں لکھا ہے ینزل عیسی بن مریم من السماء آخر الزمان
وھو نبی رسول عند المنارۃ البیضاء۔

۲۳ اور علامہ شیخ علی العزیزی نے سراج المنیر شرح الجامع الصغیر میں لکھا ہے ینزل عیسی ابن مریم
من السماء آخر الزمان وھو نبی رسول عند المنارۃ البیضاء۔

۲۴ اور مولانا شاہ ولی اللہ نے فوز الکبیر میں لکھا ہے و نیز از ضلالات ایشان یعنی نصاری یکی آن ست
کہ جزم می کنند کہ حضرت عیسی علیہ السلام مقتول شدہ ست و فی الواقع در قصہ عیسی اشتباہی واقع
شدہ بود و رفع بر آسمان را قتل گمان کردند و کابراً عن کابر ہمان غلط را روایت نمودند خدا تعالی
در قرآن شریف ازالہ شبہہ فرمود کہ ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم انتہی۔

۲۵ اور میرے والد امام العلماء مولانا صبغۃ اللہ قاضی الملک بدر الدولہ مرحوم نے اپنے کسی تفسیر میں
لکھا ہے عروج جسمی عیسی علیہ السلام نیز واقع شدہ چنانچہ نص اذ قال اللہ یا عیسی انی متوفیک
ورافعک الی الآیۃ ونص وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ الآیۃ بران دال [illegible] انکار آن کفر و ضلال است انتہی

اور معلوم کریں کہ اللہ تعالی قرآن شریف میں جو فرماتا ہے وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ
یعنے اور نہیں مارا ہے اسکو یعنی عیسی کو بیشک بلکہ اسکو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف اور فرمایا یا عیسی
انی متوفیک ورافعک الی سو اس رفع سے عیسی علیہ السلام کا انکے جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا
مراد ہے رفع روحی مراد نہیں اور الیہ جو کہا یعنے اپنی طرف اٹھا لیا سو وہ تعظیم کے لئے ہے اور اس سے
مراد ایسی جگہہ پر لے لیا جہاں اللہ تعالی کے غیر کا حکم جاری نہیں وہ آسمان ہے اسپر تمامی مفسرین
متفق ہیں اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم حسن بصری سے روایت کئے ہیں فی الآیۃ قال رفعہ اللہ فہو عندہ فی السماء

اور امام واحدی نے اپنی تفسیر میں لکہا ہے بل رفعہ اللہ الیہ ای الموضع الذی لا یجری لاحد
سوی اللہ فیہ حکم فکان رفعہ الی ذلک الموضع رفعا الیہ لانہ دفع عن ان یجری علیہ حکم احد
من العباد و کذ هذا ان الحسن قال بل رفعہ اللہ الیہ ای الی السماء کما قال و من یخرج من بیتہ
مہاجرا الی اللہ و کانت الهجرة الی المدینة اور بہی امام واحدی نے کہا رافعک الیّ ای سمائی
و محل کرامتی فجعل ذلک رفعا الیہ للتفخیم و التعظیم اور امام ابو اللیث نے اپنی تفسیر میں
لکہا ہے قال مقاتل بل رفعہ اللہ الی السماء فی شهر رمضان اور امام عبد اللہ بن احمد النسفی نے
مدارک التنزیل میں لکہا ہے ورافعک الیّ الی سمائی و مقر ملائکتی انتہی اِنّی متوفیک جو فرمایا اس سے
کیا مراد ہے سو سلف اسمیں اختلاف کرتے ہیں کیونکہ عرب کے محاورہ میں توفی کا لفظ متعدد معنوں میں
مستعمل ہوتا ہے سو یہاں کونسا معنے ہے اسمیں چند اقوال ہیں پہلا قول توفی کا معنے استوفی کا ہے
وہ مشتق ہے توفی حقہ و استوفاہ سے یعنی پورا کرنا اس سے مراد مستوفی اجلک ہے یعنے تیری عمر
پوری کرونگا کافروں کے ہاتہ پر تجہ مرنے نہ دونگا بلکہ تجکو آسمان پر بلا لونگا عمر پوری ہوی بعد
تیری موت آویگی تفسیر بیضاوی میں ہے ای مستوفیک ای مستوفی اجلک و موخرک الی اجلک
المسمی عاصما ایاک من قتلهم اور تفسیر کبیر میں ہے ای متمم عمرک فحینئذ اتوفیک فلا اترکہم
حتی یقتلوک بل انا رافعک الی سمائی و مقربک بملائکتی و اصونک عن ان یتمکنوا من قتلک
اور تفسیر مدارک میں ہے ای مستوفی اجلک و معناہ انی عاصمک ان یقتلک الکفار و ممیتک
حتف انفک لا قتلا بایدیهم دوسرا قول توفی کا معنی قبض کرنا ہے اس سے مراد متوفیک من الارض
ہے یعنے قابضک من الارض وہ مشتق ہے توفیت الشیٔ سے یعنے اس چیز کو میں پوری لے لیا اب
کچہہ چہوڑا اب یعنے آیت کے یہہ ہونگے میں تجکو اوپر لینے تیرے روح اور جسد کے ساتہ زمین سے
لیلونگا اور کافروں کے ہاتہ پر مرنے نہ دونگا یہہ معنی حسن بصری اور مطر الوراق اور ابن جریج
اور کلبی اور ابن جریر سے منقول ہے شیخ جلال الدین السیوطی نے تفسیر در منثور میں لکہا ہے واخرج
عبد الرزاق و ابن جریر و ابن ابی حاتم عن الحسن قال متوفیک من الارض اور بہی کہا واخرج

تحقیق متوفیک

ابن جریر وابن ابی حاتم عن مطر الوراق فی الآیۃ قال متوفیك من الدنیا ولیس بوفاۃ موت
اور بھی کہا واخرج ابن ابی حاتم عن ابن جریج فی الآیۃ قال رفعہ ایاہ توفیۃ اھ تفسیر ابن کثیر میں
لکھا ہے وکذا قال ابن جریر توفیہ ھو رفعہ اور امام محی السنۃ البغوی نے معالم التنزیل میں لکھا ہے
واختلفوا فی معنی التوفی منہا قال الحسن والکلبی وابن جریج انی قابضك ورافعك من الدنیا
الیّ من غیر موت بدلیل یدل علیہ قولہ تعالی فلما توفیتنی ای قبضتنی الی السماء وانا حیٌّ
لان قومہ انما تنصروا بعد رفعہ لا بعد موتہ اور علامہ شمس الدین الرملی نے اپنے فتاوی میں لکھا ہے
ان قابضك من الارض ورافعك الیّ من غیر موت من قولہم توفیت الشیٔ واستوفیتہ
اذا اخذتہ وقبضتہ تاما للرد علی النصاری حیث زعموا ان اللہ رفع روحہ دون جسدہ
تیسرا قول اسکا یہ ہے کہ ممیتك ہو اور اسمیں تقدیم و تاخیر ہے یعنے تجھکو اٹھانیوالا ہوں اور مارنیوالا
یعنے اخیر زمانے میں۔ یہہ قول ابن عباس اور قتادہ اور ضحاک کا ہے تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما
میں ہے یا عیسی انی متوفیك ورافعك مقدم ومؤخر یقول انی رافعك الیّ ومطھرك
منجیك من الذین کفروا بك وجاعل الذین اتبعوك اتبع ادینك فوق الذین کفروا بالحجۃ
والنصرۃ الی یوم القیامۃ ثم متوفیك قابضك بعد النزول اور شیخ جلال الدین السیوطی نے
تفسیر درمنثور میں لکھا ہے اخرج اسحق بن بشر وابن عساکر من طریق جویبر عن الضحاك عن
ابن عباس رضی قولہ انی متوفیك ورافعك یعنی رافعك ثم متوفیك فی اخر الزمان اور بھی کہا
اخرج ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم من طریق علی عن ابن عباس رضی قولہ انی متوفیك
یقول انی ممیتك اس اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بخاری نے بھی اپنی صحیح میں تعلیقا روایت کیا ہے
اس سے مخالفین جو توہم کرتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام مرگئے اور آسمان پر فقط انکی روح گئی سو وہ جہل ہے
کمالین حاشیہ جلالین میں ہے دفی البخاری قال ابن عباس متوفیك ای ممیتك معناہ فی وقت
موتك بعد النزول من السماء ورافعك الآن اور شیخ جلال الدین السیوطی نے درمنثور میں لکھا ہے واخرج
ابن ابی حاتم عن قتادۃ انی متوفیك ورافعك الیّ قال ھذا من المقدم والمؤخر ای رافعك الیّ ومتوفیك

اور شیخ جلال الدین السیوطی نے اتقان میں لکھا ہے النوع الرابع والاربعون فی مقدم القرآن ومؤخره
هما قسمان الاول ما اشکل معناه بحسب الظاهر فلما عرف انه من باب التقدیم والتاخیر اتضح
وهو جدیر ان یفرد بالتصنیف وقد تعرض السلف لذلک فی آیات فاخرج ابن ابی حاتم
عن قتادة فی قوله فلا تعجبک اموالهم ولا اولادهم انما یرید الله لیعذبهم بها فی الحیوة
الدنیا قال هذا من تقادیم الکلام یقول لا تعجبک اموالهم ولا اولادهم فی الحیوة الدنیا
انما یرید الله ان یعذبهم بها فی الآخرة وآخرج عنه ایضا فی قوله ولولا کلمة سبقت من ربک
لکان لزاما واجل مسمی قال هذا من تقادیم الکلام یقول لولا کلمة واجل مسمی لکان لزاما
وآخرج عن مجاهد فی قوله انزل علی عبده الکتاب ولم یجعل له عوجا قیما قال هذا من
التقدیم والتاخیر انزل علی عبده الکتاب قیما ولم یجعل له عوجا وآخرج عن قتادة فی قوله
انی متوفیک ورافعک الی قال هذا من المقدم والموخر انی رافعک الی ومتوفیک اه
اور فقیه ابو اللیث السمرقندی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے ففی الآیة تقدیم وتاخیر ومعناه
انی رافعک من الدنیا الی السماء ومتوفیک بعد ان تنزل من السماء علی عهد الدجال
انتهی یہاں سے معلوم ہوا کہ جس نے اس تقدیم و تاخیر کو تحریف ہی کہا سو وہ ابن عباس وغیرہ
سلف پر طعن کیا چوتھا قول متوفیک کا معنی ممیتک ہے یعنی مارنیوالا ہوں اور نکتہ
واو جو آیا ہے ترتیب کا فایدہ تو نہیں بخشتا آیت اسپر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالی عیسی
علیہ السلام کے ساتھ یہہ کام کریگا لیکن کب کریگا کیا کریگا آیت میں ذکر نہیں اسکا بیان
دلیل پر موقوف ہے دلیل سے ثابت ہوا کہ عیسی زندہ ہیں احادیث سے ثابت ہوا کہ عیسی علیہ السلام
زمین پر آوینگے دجال کو قتل کرینگے بعد انکی وفات ہوگی امام فخر الدین الرازی نے
تفسیر کبیر میں کہا الوجه الرابع فی تاویل الآیة ان الواو فی قوله متوفیک ورافعک
لا یفید الترتیب فالآیة تدل علی انه تعالی یفعل به هذه الافعال فاما کیف یفعل ومتی یفعل
فالامر فیه موقوف علی الدلیل وقد ثبت بالدلیل انه حی وورد الخبر عن النبی صلی الله علیه وسلم

انہ سینزل و یقتل الدجال ثم انہ تعالی یتوفاہ بعد ذلک اور تفسیر مدارک میں ہے
او ممیتک فی وقتک بعد النزول من السماء و رافعک الآن اذ الواو لا یوجب الترتیب
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی خلیفۃ علی امتی یدق الصلیب و یقتل الخنازیر
ویلبث اربعین سنۃ ویتزوج و یولد ثم یتوفی **پانچواں قول** توفی سے مراد نیند
ہے عیسی علیہ السلام سوتے تھے اوسی حالت میں انکو آسمان پر لیگیا تاکہ انکو کچھ خوف لاحق نہو
پھر آسمان پر گئے بعد بیدار ہوے یہہ قول ربیع بن انس کا ہے اور حسن بصری سے بھی ایک
روایت ہے شیخ جلال الدین السیوطی نے درمنثور میں لکھا ہے واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم
من وجہ آخر عن الحسن فی قولہ انی متوفیک یعنی وفاۃ المنام رفعہ اللہ فی منامہ
اور امام محی السنۃ البغوی نے معالم التنزیل میں لکھا ہے وقال الربیع بن انس المراد بالتوفی
النوم وکان عیسی قد نام فرفعہ اللہ نائما الی السماء معناہا انی منیمک و رافعک الی کما
کما قال اللہ تعالی وھو الذی یتوفکم باللیل ای ینیمکم اور امام فخر الدین الرازی نے
اپنی تفسیر میں لکھا ہے الثالث قال الربیع بن انس انہ تعالی توفاہ حال ما رفعہ الی السماء
قال تعالی اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا اور تفسیر ابن کثیر میں ہے
وقال الاکثرون المراد بالوفاۃ ھنا النوم کما قال اللہ تعالی وھو الذی یتوفکم
باللیل الآیۃ وقال اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا الآیۃ وکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا قام من النوم الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا
الحدیث اور علامہ شمس الدین الرملی نے کہا متوفیک نائما ومنہ قولہ تعالی اللہ یتوفی
الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا فجعل النوم وفاۃ وانما رفعنا نائما لئلا یلحقہ
خوف اور تفسیر مدارک میں ہے او متوفی نفسک بالنوم و رافعک وانت نائم حتی لا یلحقک
خوف وتستیقظ وانت فی السماء آمن مقرب انتہی یہاں سے معلوم ہوا کہ ملا [illegible]
کرتے ہیں کہ ربیع بن انس [illegible] حضرت مسیح کے [illegible]

چھٹوان قول اسکا معنی مرنے کا ہے یعنے مین تجھکو مارتا ہون اور تیرے دشمنون کو تجھ پر مسلط نہین کرتا پھر عیسی علیہ السلام مر گئے بعد تین ساعت یا تین روز یا سات ساعت کے بعد زندہ ہوکر آسمان پر گئے یعنے روح و جسم کے ساتھہ آسمان پر گئے علما اس قول کو ضعیف کہتے ہین بلکہ محمد بن اسحق وغیرہ اسکو نصاری کا قول ہے کرکے تصریح کئے ہین اور معالم مین وہب سے نقل کیا ہے توفی اللہ عیسی ثلاث ساعات من النہار ثم احیاہ ورفعہ اللہ الیہ وقال محمد بن اسحق ان النصاری یزعمون ان اللہ توفاہ سبع ساعات من النہار ثم احیاہ ورفعہ الیہ اور تفسیر ابن کثیر مین ہے قال ابن اسحق والنصاری یزعمون ان اللہ توفاہ سبع ساعات ثم احیاہ قال اسحق بن بشیر عن ادریس عن وہب اماتہ اللہ ثلاثة ایام ثم بعثہ ثم رفعہ اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر ابی سعود مین ہے وقیل اماتہ اللہ سبع ساعات ثم رفعہ الی السماء والیہ ذہبت النصاری یہان سے معلوم ہوا کہ وہب سے یہی منقول ہے کہ عیسی علیہ السلام مرکے پھر زندہ ہوکے اپنے جسم کے ساتھہ آسمان پر گئے اور ابن اسحق اسکو نصاری کا قول ہے کرکے لکھا ہے پھر مخالفان نے عیسی علیہ السلام مرجانے کے فقط رفع روح ہونے کی نسبت وہب اور ابن اسحق کے طرف جو کئے ہین وہ باطل ہے اور جاننے کہ یہان متوفیک کے معنے مین سلف اختلاف کرنیکی وجہ یہ ہے کہ سب اہل سنت کا اتفاق ہے کہ عیسی علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھہ آسمان پر گئے اسمین کسی اہل سنت کو خلاف نہین ہان اختلاف اسمین کئے ہین کہ بغیر مرے کے زندہ آسمان پر گئے یا مرکے چند ساعت کے بعد زندہ ہوکے اپنے جسم کے ساتھہ آسمان پر گئے سو جمہور مفسرین پہلے قول کو اختیار کئے ہین اور ثانی قول جو وہب سے منقول ہے وہ ضعیف ہے لکھے ہین۔ علما کہتے ہین کہ عیسی علیہ السلام آسمان پر زندہ رہنے سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر انکی فضیلت لازم نہین آتی کیونکہ جب آپنے دین کی تکمیل ہو چکی تو آپ کو یہان رہنے سے وصال الہی ہونا بہتر ہے اور بھی عیسی علیہ السلام جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے امت کی صفت انجیل مین دیکھے تو اللہ تعالی سے

دعا کیئے کہ اپنے کو زندہ رکھو تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں اور آپکی امت مین رہنیکا
شرف حاصل کرے سو اللہ تعالی انکی دعا قبول کیا اور اخیر زمانے مین شریعت مصطفوی کو
اُنسے تائید بخشیگا اسصورت مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے
اسکے سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج مین ان سے زیادہ ترقی فرمائے
علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکھا ہے واما ما اعطیہ عیسی علیہ السلام ایضا من رفعہ
الی السماء فقد اعطی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ذلک لیلۃ المعراج وزاد فی الترقی لمزید
الدرجات وسماع المناجات والحظوۃ فی الحضرۃ المقدسۃ بالمشاہدۃ انتہی
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس زمین پر مدفون ہوئے سو اسکا رتبہ عرش سے بھی بڑھکر ہے اور روضہ
منورہ مہبط برکات وکمالات ہے جس سے امت کو انواع خیرات ومنافع حاصل ہوتے ہین
امام تقی الدین السبکی نے کہا قبر شریف پر کمالات اسقدر نازل ہوتے ہین کہ انکے ادراک سے
عقول قاصر ہین پھر وہ جا کیونکر افضل نہو۔ الشیخ الامام احمد بن محمد العباسی تحفۃ السایل مین
لکھا ہے سیدنا عیسی علیہ السلام یذوق الموت فی آخر الزمان لانہ قرأ الانجیل ورای
صفۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتمنی ان یراہ فدعا اللہ تعالی ان یرزقہ الحیاۃ ان یخرج محمد
صلی اللہ علیہ وسلم فاستجاب اللہ دعاءہ فراہ لیلۃ المعراج ولما رای فی الانجیل فضل امۃ
صلی اللہ علیہ وسلم تمنی ان یکون من امتہ فدعا اللہ تعالی فاستجاب دعاءہ ووعدہ ان
یخرج فی ھذہ الامۃ فی آخر الزمان وفی ھذا فضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتہی اور علامہ
ملا کمال باشا نے رسالہ فی افضلیۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین لکھا ہے واما احتجاج المخالف علی
تفضیل عیسی علیہ السلام علی نبینا علیہ السلام بانہ فی السماء وفی زمرۃ الاحیاء فالجواب عنہ
ان کونہ علیہ السلام میتا بعد تکمیل النفس واکمالہ الدین انفع من کونہ حیا اما فی حق نفسہ
فظاہر فان تعلق النفس بالبدن لمصلحۃ التکمیل فبعد فراغہا عن تلک المصلحۃ حقہا
ان یقطع علاقۃ البدن ویرجع الی اصلہا وما یلیق بشانہا من التجرد واما فی حق الامۃ

فلما فيه من الرحمة على ما افصح عنه عليه السلام بقوله اذا اراد الله رحمة امة من عباده قبض نبيها فجعل لها فرطا وسلفا بين يديها ثم ان فى كونه عليه السلام مدفونا فى الارض غير مرفوع الى السماء نفعا آخر للامة حيث صارت روضته المقدسة مهبطا للبركات ومصعدا للدعوات وموطنا للاجتماعات على الطاعات الى غير ذلك من انواع الخيرات ثم ان كون عيسى عليه السلام فى زمرة الاحياء لمصلحة احياء دينه عليه السلام فى آخر الزمان بدلالة انه ينزل من السماء ويكون خليفة له عليه السلام فالشرف من الوجه المذكور مرجع جله الى نبينا عليه الصلوة والسلام فما ذكره المخالف فى معرض الاحتجاج لنا لا علينا انتهى

اور عیسی علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہونگے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر حکم کرینگے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے رہینگے اس پر علما کا اجماع ہے اور انہوں اس امت میں رہکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر حکم کرنا انکی نبوت ورسالت کو منافی نہیں بلکہ انکی نبوت ورسالت علی حالہ باقی ہے اور انہوں کی نبوت باقی رہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کو منافی نہیں کیونکہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع اور امتی ہونگے

حافظ ابن حجر مکی نے اپنے فتاوی میں لکھا ہے الذی نص علیه العلماء بل اجمعوا علیه انه یحکم بشریعة محمد صلی الله علیه وسلم وعلی ملته وفی روایة سندها جید مصدقا بمحمد وعلی ملته اماما مهدیا وحكما عدلا اور یہی لکھا ہے عیسی نبی کریم باقی علی نبوته ورسالته لا كما زعمه من لا يعتد به انه واحد من هذه الامة لان كونه واحدا منهم يحكم بشريعتهم لا ينافي بقاءه على نبوته ورسالته انتهی اور امام خطابی نے معالم السنن میں حدیث ان عیسی علیه السلام يقتل الخنزير کی شرح میں لکھا ہے فيه دليل على وجوب قتل الخنازير وبيان ان اعيانها نجسة وذلك لان عيسى عليه السلام انما يقتل الخنزير على حكم شريعة نبينا صلى الله عليه وسلم لان نزوله انما يكون آخر الزمان وشريعة الاسلام باقية اور امام بغوی نے شرح السنة میں لکھا ہے لان عيسى عليه السلام انما يقتلها اى الخنازير على حكم شرع الاسلام

اور امام القرطبی نے کتاب التذکرہ میں لکھا ہے لا یجوز ان یتوھم ان عیسی علیہ السلام
ینزل نبیا بشریعۃ متجددۃ غیر شریعۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بل اذا نزل یکون
یومئذ من اتباع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کما اخبر صلی اللہ علیہ وسلم حیث قال لعمر لو کان
موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی اور حافظ جلال الدین السیوطی نے کتاب الاعلام بحکم عیسی علیہ السلام
میں لکھا ہے انہ یحکم بشرع نبینا لا بشرعہ کما نص علی ذلک العلماء و وردت بہ الاحادیث
وانعقد علیہ الاجماع اور یہی کہا کہ امام سبکی وغیرہ ایک جماعت علما کی کہے ہیں ان عیسی علیہ السلام
مع بقائہ علی نبوتہ معدود من امۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو حی مومنا و مصدقا وکان
اجتماعہ بہ مرات فی غیر لیلۃ الاسراء اور یہی کہا قد رایت فی عبارۃ السبکی فی تصنیف لہ
ما نصہ انما یحکم عیسی بشریعۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم بالقران والسنۃ وحینئذ فیتجہ
ان اخذہ للسنۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطریق المشافہۃ من غیر واسطۃ وقد عدہ بعض
المحدثین فی جملۃ الصحابۃ ھو والخضر والیاس قال الذھبی فی تجرید الصحابۃ عیسی بن مریم
علیہ السلام نبی و صحابی فانہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھو آخر الصحابۃ موتا
اور علامہ تفتازانی نے شرح المقاصد میں لکھا ہے فان قیل الیس عیسی علیہ السلام حیا بعد
نبینا رفع الی السماء وسینزل الی الدنیا قلنا بلی ولکنہ علی شریعۃ نبینا اذ لا یسعہ الا اتباعہ
علی ما قال علیہ السلام فی حق موسی علیہ السلام انہ لو کان حیا لما وسعہ الا اتباعی فیصح انہ
خاتم الانبیاء علیہم السلام بمعنی انہ لا یبعث بعدہ نبی اور شیخ شہاب الدین الاسدی نے الانوار
النافعہ فی حل فریدۃ الجامعہ میں لکھا ہے فلا نبی بعدہ یقینا للنص والاجماع فحینئذ فعیسی
صلی اللہ علیہ وسلم الوارد فی الحدیث نزولہ اخر الزمان بشرعنا المحمدی ای لا بشرعہ
اور ملا جلال الدوانی نے اپنے عقیدہ میں لکھا ہے واما نزول عیسی علیہ السلام ومتابعتہ
لشریعۃ (ای شریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) فمما یؤکد کونہ خاتم النبیین اور شیخ عبد الحق
دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ میں لکھا ہے بتحقیق ثابت شدہ است باحادیث صحیحہ کہ عیسی علیہ السلام

فرود می آید از آسمان بزمین و می باشد تابع دین محمد را صلی اللہ علیہ وسلم و حکم می کند بشریعت آنحضرت
اور مولانا عبدالرحمن جامی نے اپنے عقیدہ میں لکھا ہے ؎ چون در آخر زمان بقول رسول
کند از آسمان مسیح نزول * پیرو شرع دین او باشد * تابع اصل و فرع او باشد * دین ہمہ
شرع و دین او واند * ہمہ کس را بدین او خواند * اور امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے
مکتوب ۲۰۹ جلد اول میں لکھا ہے چون حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوة والسلام نزول خواہد فرمود
و متابعت شریعت خاتم الرسل علیہما الصلوة والسلام خواہد نمود از مقام خود عروج فرمودہ بتبعیت
بمقام حقیقت محمدی خواہد رسید و تقویت دین او علیہما الصلوة والتحیات خواہد نمود اور مکتوب
۲۴۹ میں لکھا ہے و پیغمبران اولوالعزم آرزوی متابعت او را بینہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم می نماید
ولو کان موسی حیا فی زمنہ ما وسعہ الا اتباعہ و قصہ نزول روح اللہ و متابعۃ حبیب اللہ صلوة مشہورة
اور بھی مکتوب ۶۷ جلد دوم میں لکھا ہے انبیا علیہم الصلوة والتسلیمات فرستادہای حق اند جلت شانہ
بسوی خلق تا ایشان را بحق دعوت کنند تعالی و از ضلالت براہ آرند ہر کہ دعوت ایشان را قبول کند
او را بہشت بشارت دہند و ہر کہ انکار نماید بعذاب دوزخ تہدید کنند ہر چہ ایشان از حق تبلیغ
نمودہ اند و اعلام فرمودہ اند ہمہ حق است و صدق کہ شائبہ تخلف ندارد و خاتم انبیا محمد رسول اللہ
است صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم و دین او ناسخ ادیان سابق است و کتاب او بہترین کتب سابقہ
است و شریعت او را ناسخی نخواہد بود بلکہ تا قیام قیامت خواہد ماند و عیسی علی نبینا و علیہ الصلوة والسلام
کہ نزول خواہد نمود عمل بشریعت او خواہد کرد و بعنوان امت او خواہد بود اور بھی لکھا ہے علامات
قیامت کہ مخبر صادق علیہ و علی آلہ الصلوة والتسلیمات از ان خبر دادہ است حق است احتمال تخلف
ندارد و طلوع آفتاب از جانب مغرب بر خلاف عادت و ظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان و
نزول حضرت روح اللہ علی نبینا و علیہ الصلوة والسلام و خروج دجال و ظہور یاجوج و ماجوج و
خروج دابۃ الارض و دخانی کہ از آسمان پیدا شود و تمام مردم را فرو گیرد و عذاب دردناک کند
مردم از اضطراب گویند ای پروردگار من این عذاب را از ما دور کن کہ ما ایمان می آریم آخر علامات

آتش ست که از معدن خیزد و جماعه از نادانی گمان کنند شخصی را که دعوی مهدویت نموده بود از این هند
مهدی موعود بوده ست پس بزعم ایشان مهدی گذشته ست و فوت شده و نشان می دهند
که قبرش در فره ست و در احادیث صحاح که بحد شهرت بلکه بحد تواتر معنی رسیده اند تکذیب این
طایفه ست چه آن سرور علیه وعلی آله الصلوة والسلام مهدی را علامات فرموده ست که در حق آن شخص
که معتقد ایشانست آن علامات مفقود اند در احادیث نبوی آمده ست علیه وعلی آله الصلوة والسلام
که مهدی موعود بیرون آید و بر سر وی پاره ابر بود و در آن ابر فرشته باشد که ندا کند که این شخص
مهدی ست او را متابعت کنید و فرموده علیه وعلی آله الصلوة والسلام که تمام زمین را مالک
شدند چار کس دو کس از مومنان و دو کس از کافران ذو القرنین و سلیمان از مومنان و نمرود
و بخت نصر از کافران مالک خواهد شد آن زمین را شخص پنجم از اهل بیت من یعنی مهدی و فرموده
علیه وعلی آله الصلوة والسلام دنیا نرود تا آنکه بعث کند خدا تعالی مردی را از اهل بیت من که
نام او موافق نام من بود و نام پدر او موافق نام پدر من باشد پس پر سازد زمین را به داد و عدل
چنانچه پر شده بود بجور و ظلم و در حدیث آمده ست که اصحاب کهف اعوان حضرت مهدی خواهند بود
و حضرت عیسی علی نبینا و علیه الصلوة والسلام در زمان وی نزول خواهد کرد و او موافقت خواهد کرد
با حضرت عیسی علی نبینا و علیه الصلوة والسلام در قتال دجال و در زمان ظهور سلطنت او در چهاردهم
شهر رمضان کسوف شمس خواهد شد و در اول آن ماه خسوف قمر برخلاف عادت زمان و برخلاف
حساب منجمان بنظر انصاف باید دید که این علامات در آن شخص میت بوده ست یا نه و علامات دیگر
بسیار ست که مخبر صادق فرموده ست علیه وعلی آله الصلوة والسلام شیخ ابن حجر رساله نوشته ست
در علامات مهدی منتظر که بر وی بیست علامات می کشد نهایت جهل ست که با وجود وضوح امر مهدی
موعود تعجیل در ضلالت مانند هداهم الله سبحانه سواء الصراط -

آور مکتوب ۶۶ جلد ثالث میں لکھا ہے اول انبیا حضرت آدم ہیں علی نبینا وعلیہ وعلیہم الصلوۃ والتسلیمات
و آخر ایشان و خاتم نبوت شان حضرت محمد رسول اللہ ست علیہ وعلیہم [illegible]

ایمان باید آورد علیہم الصلوات والتسلیمات و ہمہ معصوم و راست گو باید دانست عدم ایمان
بیکی از ین بزرگوران مستلزم عدم ایمان ست بجمیع ایشان علیہم الصلوات والتسلیمات چہ
کلمۂ ایشان متفق است و اصول دین شان واحد و حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوات والسلام
کہ از آسمان نزول خواہد فرمود متابعت شریعت خاتم الرسل خواہد نمود علیہ و علیہم الصلوات والتسلیمات
انتہی ــ یہان سے معلوم کہ کسی زندیق نے مصنوعی مسیح کے ثبوت پر امام ربانی مجدد الف ثانی
قدس سرہ پیشین گوئی فرمائی کرکے کہا ہو سو وہ امام ربانی پر افترا ہے اور جو عبارت کہ امام ربانی
طرف منسوب کیا اسمین تحریف ہے امام ربانی قدس سرہ عقیدۂ اہل سنت کے موافق وہی حضرت
عیسے علیہ السلام کے آسمان پر سے اترآنیکے قایل ہین جن پر انجیل نازل ہوی -
اور یہہ بہی معلوم ہو کہ مخالفین عیسی علیہ السلام کے مرجانے اور رفع مع الجسد والروح کے انکار پر
معراج کی حدیث سے جو دلیل لیتے ہین اور کہتے ہین (کہ اگر حضرت مسیح کا رفع مع الجسد والروح
ہوتا تو کیون حضرت مسیح فوت شدہ نبیون کی جماعت مین معراج کی شب دیکہے جاتے اور انکی
زندگی فوت شدہ نبیونکی زندگی کے ہمرنگ ہوتی) سو یہہ استدلال باطل ہے کیونکہ علما تصریح کرچکے ہین
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی شب انبیا کو جو دیکہی سو یا انکے ارواح شکل لیکے آئے یا اللہ تعالی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و اسطے انکے جسمون کو قبرون سے نکال آسمان پر لے گیا مگر عیسی علیہ السلام
کہ وہ اپنے جسم سے موجود تہے - علامہ زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ مین لکہا ہے وقد اختلف
فی رویۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لھولاء الانبیاء علیہم السلام فحمله بعضھم علی رویۃ ارواحھم
الا عیسی لما ثبت انہ رفع بجسدہ اہ اور وہ شخص عیسی علیہ السلام کے زندہ رہنے کا انکار کرکے
جو لکہتا ہے (کہ اب تک زندہ رہنا انکا تسلیم کرلین تو کچہہ شک نہین کہ اتنی مدت کے گذرنے پر
پیر فرتوت ہوگئے ہونگے اور اس کام کے ہرگز لایق نہین ہونگے کہ کوئی خدمت دینی ادا کرسکین)
اسمین عیسی علیہ السلام کے حق مین ایسے استخفاف و حقارت کے الفاظ جو ذکر کیا وہ بہی بالاجماع
کفر و ارتداد ہے یہہ زندیق جانتا نہین کہ خدا تعالی انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کو اپنی قدرت کاملہ دی

کہ اور بشر کو وہ میسر نہین اور انمین جنکی عمر دراز کیا اسنے دینی کامون مین کچھ فتور نہین ہوا.
جیسا آدم و نوح علیہما الصلوۃ والسلام جنکی عمر ہزار سال کی ہوی پھر جب عیسی علیہ السلام کو
بے غذائی وغیرہ صفت ملکی عنایت ہوی تو ان پر ضعف وپیری کہا سے آتی دیکھو فرشتون کو
کہ باوجود عمر دراز رہنے کے ضعف وفتور نہین ہے۔ قاضی عیاض شفا مین اور ملا علی القاری
اسکی شرح مین لکھے ہین او استخف ای احتقر واستہزأ بہ او باحد من الانبیاء او ازری
ای عاب علیہم ای جمیعہم او بعضہم او اذاہم او قتل نبیا او حاربہ فھو کافر باجماع
من علماء المسلمین اور ابن حجر مکی نے اعلام بقواطع الاسلام مین منجملہ کفریات مین لکھا ہے
او قال استخفافا النبی طویل الاظفار خلق الثیاب جایع البطن انتہی اور جو دعوی
کرتا ہے کہ مسیح موعود آپ ہی ہون اور کہتا ہے کہ جنہون نے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا
مان لیا وہ لوگ ہر خطرہ کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہین) وہ بچند کفر ہے کیونکہ اسکا مسیح
موعود ہونا مان لینے مین عیسی علیہ السلام کے نزول کا انکار ہے وہ کفر ہے جیسا کہ اوپر
گذرا اور ان جھوٹے مدعی کو نبی تصور کرنا ہے وہ بھی کفر ہے تمہید ابی شکور مین ہے من انکر
نبیا فانہ یکفر ولو اقر لاحد بالنبوۃ وھو لم یکن نبیا فانہ یکفر ایضا اور جو نبوت و وحی کا
دعوی کرتا ہے وہ بھی کفر وارتداد ہے تمہید ابی شکور مین لکھا ہے ومن ادعی النبوۃ
فی زماننا یصیر کافرا ومن طلب منہ المعجزۃ فانہ یصیر کافرا لانہ شك فی النص ویجب الاعتقاد
بانہ ما کانت لاحد شرکۃ فی النبوۃ مع محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن حجر مکی اپنے فتاوی مین
لکھا ہے من اعتقد وحیا من بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کان کافرا باجماع المسلمین
اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکھا ہے وقد اخبر اللہ تعالی فی کتابہ
ورسولہ فی السنۃ المتواترۃ عنہ انہ لا نبی بعدہ لیعلموا ان کل من ادعی ھذا المقام بعدہ
فھو کذاب افاك دجال ضال مضل ولو تخرق وشعبذ فاتی بانواع السحر والطلاسم
والنیرنجات فکلھا محال وضلالۃ عند اولی الالباب ولا یقدح فی ھذا نزول عیسی علیہ السلام

لانہ اذا نزل کان علی دین نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ومنہاجہ مع ان المراد انہ آخر من نبی قال ابن حبان من ذہب الی ان النبوۃ مکتسبۃ لا تنقطع او الی ان الولی افضل من النبی فھو زندیق یجب قتلہ واللہ تعالی اعلم اور علامہ شمس الدین الکساری نے شرح عمدۃ العقاید میں لکھا ہے ثبت بالدلیل اختتام الرسالۃ علیہ الصلوۃ والسلام ما انسداد بابھا بعدہ فلو ادعی احد بعدہ انہ نبی لا یطالب بالبرھان بل یرد دعواہ باول الوھلۃ الا اذا ارید بمطالبۃ البرھان اظہار عجزہ اذ من المعلوم انہ لا یتمکن من اقامۃ الدلیل فینتھک ستدہ ویفتضح فی دعواہ انتہی

اور آیہ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا اپنے طرف ہی اشارہ ہونیکا اور آپ اسکا مصداق ہونیکا جو دعوی کرتا ہو وہ بھی کفر وارتداد ہے کیونکہ یہ آیت بالاجماع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین نازل ہے جو عیسی علیہ السلام بشارت دے کہ اپنے بعد ایک رسول آوینگے انکا نام احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمای مبارک مین احمد دوسرا نام ہے جو اہل سموات کے نزدیک اسی ہی نام سے مشہور ہین - امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے مکتوب ۴۴ جلد ثالث مین لکھا ہے واحمد اسم دوم آنسرورست علیہ الصلوۃ والسلام کہ در اہل سموات بآن اسم معروف ست چنانچہ گفتہ اند انبیا تو اند بود کہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کہ از اہل سموات گشتہ ست بشارۃ قدوم آن سرور باسم احمد دادہ ست انتہی جب کسی زندیق نے اسکو اپنے طرف اشارہ ہی کرکے کہا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کو جو بالاجماع ثابت ہی جھٹلایا وہ کفر ہے - ابن حجر مکی نے کتاب الزواجر مین لکھا ہے ان کل صفۃ اجمعوا علی ثبوتہا لہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون انکارھا کفرا اور خود رسول ہونے کا دعوی ہوا وہ بھی کفر ہے جیسا کہ سابق گذرا - اور نص قرآن کو جو بیان یقینا ظاہر پر محمول ہے پھیر اُنکی کفر ہے شرح عقیدۃ یافعی میں ہے وقد نص العلماء رضی اللہ عنہم علی تکفیر کل من دافع ابمہا القاطعۃ او بما رحدثا مجمعا علی نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ علی ظاہرہ انتہی

اور تمہید ابی شکور مین ہے والاصل فی ھذا ان من تکلم بکلمۃ او اعتقد بشئ یکون خلاف النص او ما یقوم مقام النص کالسنۃ الظاہرۃ الثابتۃ واجماع الامۃ فانہ یوجب الکفر انتہی
اور آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون کو اپنے زمانہ سے متعلق ہونیکا دعوی جو کرتا ہے وہ بھی کفر و ارتداد ہے کیونکہ یہہ آیت بالاجماع ہمارے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف مین نازل ہوی اسکی معنی یہہ ہے اسی نے بھیجا اپنا رسول ساتھہ ہدایت کے اور دین حق کے تا اسکو غالب کرے ہر دین پر اور اگرچہ برا مانین مشرک علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکہا ہے وھذہ الایۃ مشتملۃ علی کل وصف جمیل لہ ہان اختلاف اسمین کرتے ہین کہ ظہور سے کیا مراد ہے سو اکثر مفسرین کہتے ہین کہ ظہور سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصرت و غلبہ دنیا اور بعضون نے کہا ظہور سے مراد سوا اسلام کے کوئی دین باقی نرہنا اور وہ عیسی علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگا تفسیر ابن عطیہ مین ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی الایۃ تعظیم لامرہ صلی اللہ علیہ وسلم واعلام بانہ یظہرہ علی جمیع الادیان ورای بعضہم ان لفظ یظہرہ یقتضی محو غیرہ بہ فقال ھذا الخبر یظہر للوجود عند نزول عیسی فانہ لا یبقی فی وقتہ دین غیر الاسلام پھر جو دین کہ اسکو اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونیکا دعوی کرتا ہے اس سے ایک صورت ان دو سے خالی نہین ہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کو جھٹلانا یا خود مسیح موعود ہونا اور دونون کفر ہین ۔
اٹھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج جسم مبارک کے ساتھہ ہونیکا انکار کرکے جو کہتا ہے (کہ اعلی درجہ کا کشف تہا اور اس قسم کے کشفون مین خود صاحب تجربہ ہے) وہ بھی کفر ہے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج جسم مبارک اور روح شریف کے ساتھہ سموات کے اوپر الی ما شاء اللہ ہونا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہونا اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے اسکا انکار کرکے وہ کشفی ہونا اور اپنے کو بھی تجربہ ہے یعنے وہ ہوتا ہے کرکے قایل ہونا کفر و ارتداد ہے
علما اگرچہ سماوات پر تشریف لیجانے کے منکر کو مبتدع اور ضال و مضل کہتے ہین اور اسکے کفر مین

اختلاف کئے ہیں لیکن بیت المقدس تک تشریف لیجانے کے منکر کی تکفیر میں اتفاق سے کئے ہیں قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اسکی شرح میں لکھے ہیں والحق من هذا والصحیح ان شاء الله تعالی استثناء للتبرك بمنزلة والله تعالی اعلم انه اسراء بالجسد والروح فی القصة کلها وعلیه ای وعلی هذا تدل الاية وصحیح الاخبار ای مجموعها علی جمیعها غایة ان دلالة الاية علی الاسراء من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی نص قاطع یکون جاحده کافرا وصنافقا ودلالة الاحادیث علی اسرائه الی السماء وسدرة المنتهی ومقام قاب قوسین او ادنی ظنیة منکره یکون مبتدعا فاسقا اور علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی میں لکھا ہے والمعراج لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی الیقظة بشخصه الی السماء ثم الی ما شاء الله تعالی من العلی حق ای ثابت بالخبر المشهور حتی ان منکره یکون مبتدعا انتهی اور فتاوی حمادیہ میں لکھا ہے وکل ما ثبت بالخبر الواحد واتفق الفقهاء علی صحة ذلك واجتمع علی قبوله من غیرتأویل فانه یکون من شرایط الایمان کعذاب القبر والصراط والمیزان والشفاعة والمعراج الی السماء ومثل هذا بالخبر الواحد ولکن الفقهاء والصحابة رضی الله عنهم اتفقت علی صحة ذلك وقبولها فحل محل الاجماع فانه یوجب الایمان به ثم من انکر ذلك هل یصیر کافرا ام لا قال بعضهم یصیر کافرا وقال بعضهم لا یصیر کافرا اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے وبالجملة حدیث الاسراء اجمع علیه المسلمون واعرض عنه الزنادقة الملحدون یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو کره الکافرون اور ابن حجر مکی نے منح المکیہ شرح الہمزیہ میں لکھا ہے وقصة الاسراء والمعراج من اشهر المعجزات واظهر البراهین والبینات ومن ثم قال بعض المفسرین انها افضل من لیلة القدر لکن بالنسبة له صلی الله علیه وسلم لانه اوتی فیها ما لا یحیط به الحد ولذا کان الاسراء بالجسم فی الیقظة من خصائص نبینا محمد صلی الله علیه وسلم انتهی وہ جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں ما افتقدت جسد رسول الله صلی الله علیه وسلم سو علما کہتے ہیں کہ وہ حدیث ثابت نہیں بلکہ

عائیشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب موافق جمہور کے تہا کہ معراج روح اور جسم شریف کے ساتہہ تہا۔ قاضی عیاض شفا مین اور ملا علی القاری اسکی شرح مین لکھے ہین وھو دلیل قول عائیشۃ ای مذھب المختار لھا اور بہی لکھے ہین۔ وایضا فلیس حدیث عائیشۃ رضی اللہ عنہا ای ما فقدت جسدہ بالثابت ای عند ائمۃ الحدیث لقادح فی سندہ عنہا انتہی درصورت ثبوت اسمین معراج روح مع الجسد کا انکار نہین۔ تفتازانی شرح عقاید نسفی مین لکہا ہے والمعنی ما فقد جسدہ عن الروح بل کان مع روحہ وکان المعراج للروح والجسد جمیعا انتہی اور یہہ بہی معلوم کرین کہ ہمارے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک اللہ تعالے کے نور سے بنا تہا اللہ تعالی اسکو کثایف جسمانیہ سے پاک کرکے خالص نور کیا تہا اسلئے آپ جب دہوپ یا چاندنی مین گزرتے تو سایہ نہین پڑتا تہا سو ایسے پاک نور مقدس جسم کو یہہ زندیق نے کثیف کے لفظ سے تعبیر کیا ہے سو معاذ اللہ کیسی قساوت قلبی ہے۔ ابن حجر مکی نے شرح الہمزیہ مین لکہا ہے انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا مشی فی الشمس والقمر لا یظہر لہ ظل لانہ لا یظہر الا للکثیف وھو صلی اللہ علیہ وسلم قد خلصہ اللہ من سائر الکثایف الجسمانیۃ وصیرہ نورا صرفا لا یظہر لہ ظل اصلا خرقا للعادۃ کما خرقت لہ فی شق صدرہ وقلبہ مرارا ولم یتألم بذلک انتہی۔

اور وہ جو کہتا ہے (کہ اسلام کو غلطیون اور الحاقات بیجا سے منزہ کرکے وہ تعلیم جو روح و راستی سے بہری ہوی ہے خلق اللہ کے سامنے رکہنا خدا ے تعالی نے اپنے سپرد کیا ہی) یہہ بہی کفر ہے کیونکہ آپ جو کفریات شریعت غرا کے مخالف بکتا ہے اسکو خدا تعالی اپنے سپرد کیا ہے کرکے اللہ تعالی پر افترا کرتا ہے وہ کفر ہے قال اللہ تعالی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اور خطیب شربینی نے تفسیر سراج المنیر مین لکہا ہے قال العلماء وقد دخل فی حکم ھذہ الآیۃ کل من افتری علی اللہ کذبا فی ذلک الزمان وبعدہ اور ابن حجر مکی نے اپنے فتاوی مین لکہا ہے کل حقیقۃ ردتہا الشریعۃ زندقۃ اور زواجر مین لکہا ہے۔

ولا ریب ان تعمد الکذب علی اللہ ورسولہ فی تحلیل حرام او تحریم حلال کفر محض انتہی۔

اور آپ سید الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دوسرے انبیا کا مثیل ہونیکا جو دعوی کرتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ جمیع وجوہ سے مساوی رہنے والے کو مثیل کہتے ہین تحفۃ المرید مین لکھا ہے الشبہ والشبیہ بمعنی کالحب والحبیب ذلک المعنی ھو المساوی فی اغلب الوجوہ والنظیر ھو المساوی ولو فی بعض الوجوہ والمثیل ھو المساوی فی جمیع الوجوہ پھر جب آپ مثیل ہون کرکے کہا تو بجمیع وجوہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیا کا مساوی ہونے کا ادعا ہوا وہ کفر و ردت ہے غایۃ تلخیص المرام من فتاوی ابن زیاد مین لکھا ہے رجل قال فی حلفہ وراس علی بن عمر الشاذلی الذی ما مثلہ الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجریت علیہ احکام الردۃ فیستتاب فان تاب والا قتل بردتہ لفعلہ ھذا الشنیع من تشبیہ سید الکونین صلوات اللہ وسلامہ علیہ بغیرہ کیف وقد قال فی الشفاء فی ابی نواس انہ کفر او قارب بتشبیہ محمد الامین بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وھذا اعظم منہ انتہی

اور مخالفون نے جواز مثیل پر حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے جو استدلال لیا ہے وہ سو باطل ہے کیونکہ محدثین کہتے ہین کہ اس حدیث کو اصل نہین۔ ملا علی القاری نے رسالہ موضوعات مین لکھا ہے قال الدمیری والعسقلانی والزرکشی لا اصل لہ بتقدیر ثبوت اسمین کاف تشبیہ لاکے علما کی فضیلت بیان فرمائے اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ کوئی شخص اپنے کو مثیل انبیا قرار دیوے اور وہ جو کہتا ہے (کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور خود کے دلمین جو قوی محبت ہے اسنے خدا کی محبت کو اپنے طرف کھینچ لیا ہے ان دونون محبتون کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہوی جسکا نام روح القدس ہے اسکو بطور استعارہ کے ان دونون محبتون کا بیٹا کہنا چاہیے اور یہہ پاک تثلیث ہے) یہہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالی کی توحید اور ابطال تثلیث عقاید اسلام کی بنا ہے پھر یہہ شخص اپنی اور خدا کی محبت ملنے سے روح القدس پیدا ہوا اسکو بطور استعارہ انکے دونون

مسنون گا بیٹا اور بیہ پاک تثلیث ہو کر کے تثلیث کا جو زعم کرتا ہی سو وہ کفر ہے ۔
اور وہ جو کہتا ہے (کہ مسیح کا اور اپنا مقام ایسا ہی کہ اسکو استعارہ کے طور پر ابنیت کے
لفظ سے تعبیر کر سکتے ہین یعنے ابن اللہ کہہ سکتے ہین) یہہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالی قرآن شریف
مین نصاری کو مسیح کو اور یہود کو عزیر کو ابن اللہ کہنے پر انکی سخت مذمت کیا اور انپر لعنت کیا
اور متعدد مقامون مین ابنیت سے اپنی ذات کو تنزیہ کیا پھر حقیقی طور پر ہو یا مجازاً و استعارۃً
اسکی ذات سے ابنیت کی نسبت لگانا شرعا کفر ٹھہرا اللہ تعالی فرماتا ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ
ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ
قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ یعنے اور کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہے
اور کہا نصاری نے مسیح بیٹا اللہ کا ہی یہ باتین کہتے ہین اپنے منہہ سے مشابہ ہوتے ہین بات سے
ان لوگون کے کہ کافر ہوئے پہلے اس سے مار ہو اونکو اللہ کہا سے پھرے جاتے ہین ۔
اور بھی فرماتا ہے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ
يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا وَمَا يَنْبَغِي
لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا یعنے اور کہا انہون نے پکڑی ہی اللہ نے اولاد البتہ تحقیق لائے تم
ایک چیز بھاری یعنی بھاری گناہ نزدیک ہین آسمان کہ پھٹ جاوین اس سے اور پھٹ جاوے
زمین اور گر پڑین پہاڑ کانپ کر اس سے کہ دعوی کیا انہون نے واسطے اللہ کے اولاد کا اور نہین
لایق واسطے رحمن کے یہ کہ پکڑے اولاد اور بیضاوی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے واعلم ان
السبب فی هذه الضلالة ان ارباب الشرایع المتقدمة کانوا یطلقون الاب علی اللہ تعالی
اعتبارا انه السبب الاول حتی قالوا ان الاب هو الرب الاصغر والله سبحانه تعالی هو الرب
الاکبر ثم ظنت الجهلة منهم ان المراد به معنی الولادة فاعتقدوا ذلك تقلیدا و لذلك
کفر قائله ومنع منه مطلقا حسما لمادة الفساد اور علامہ عبد الحکیم السیالکوتی نے حاشیہ
بیضاوی مین لکھا ہے قوله ومنع منه مطلقا ای سواء قصد منه معنی مجازیا او معنی حقیقیا

اور علامہ شیخ زادہ نے حاشیہ بیضاوی مین لکہا ہے واذا ثبت هذا فنقول اذا لم یجز حقیقۃ الولادۃ فلا یجوز التسمیۃ بطریق المجاز لان الاطلاق علی سبیل التجوز انما یصح اذا کان الاطلاق علی سبیل الحقیقۃ متصورا لان الاطلاق المجازی هو التشبیہ بحذف اداۃ التشبیہ والتشبیہ انما یتصور اذا کان المشبہ بہ متصورا واذا لم یتصور ان یکون لہ تعالی ولد حقیقۃ لا یجوز التسمیۃ بطریق المجاز اور خطیب شربینی نے سراج المنیر مین لکہا ہے وما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا ای ما یلیق بہ اتخاذ الولد لان ذلک محال اما الولادۃ المعروفۃ فلا مقالۃ فی امتناعها واما التبنی فان الولد لا بد وان یکون شبیها بالوالد ولا شبیہ للہ تعالی لان اتخاذ الولد انما یکون لاغراض ما من سرور واستعانۃ او ذکر جمیل وکل ذلک لا یصح فی حق اللہ تعالی انتہی۔

اور وہ جو قرآن شریف کے آیتون کی تفسیر صحابہ وتابعین وجمہور مفسرین کے برخلاف اپنی راے سے کرتا ہے اور صحابہ وتابعین سے اسکی جو تفسیر وارد ہوی ہے اسکو سراسر غلط ہو کرکے کہتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ قرآن کی تفسیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین سے جو منقول ہے اسیکو اختیار کرنا واجب ہو۔ شیخ جلال الدین السیوطی نے اتقان مین لکہا ہے یجب ان یکون اعتمادہ علی النقل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن اصحابہ ومن عاصرهم پھر جب اسکو سراسر غلط ہو کرکے اپنی رای سے تفسیر کیا تو نص قرآن کا جو معنی ہو اسکو پھیرا وہ کفر ہے قاضی عیاض شفا مین اور ملا علی القاری اسکی شرح مین لکہے ہین وکذلک وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الکتاب القدیم وحملہ علی خلاف ما ورد بہ معنیہ القویم انتہی۔

اور وہ جو کہتا ہے (کہ جبرئیل امین جو انبیا کو دکہائی دیتا ہو وہ بذات خود زمین پر نہین اترتا اور اپنے ہیڈ کوارٹر نہایت روشن نیر سے جدا نہین ہوتا ہے بلکہ صرف اسکی تاثیر نازل ہوتی ہو اور اسکی عکس ہے تصویر انکے دلہین منقوش ہو جاتی ہے) یہہ بھی کفر ہے امام عبد اللہ النسفی نے عمدۃ العقائد مین لکہا ہے فلو جاز استبعاد صعود النبی لجاز استبعاد نزول الملک وهو یؤدی

الی انکار النبوۃ اور علامہ شمس الدین الکسارینی اسکی شرح مین لکھا ہے ھذا اشارۃ الی فساد دلیل من ذھب الی ان ای المعراج فی المنام تقریرہ ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم من جنس البشر لقولہ تعالی قل انما انا بشر مثلکم ومن ھو من جنس البشر یمتنع صعودہ الی السماء لانا نعلم بالضرورۃ ان الجسم یمتنع صعودہ الی الھواء العالی والجواب انہ لو صح استبعاد صعود شخص من البشر الی الھواء العالی لصح استبعاد نزول الجسم الھوائی الی الارض لکن الثانی باطل لانہ یودی الی انکار نزول الملک وھو کفر لاتفاق الانبیاء والرسل علیہم السلام علیہ وبداھۃ امتناع الصعود ممنوعۃ بل ھو ممکن واللہ تعالی قادر علی جمیع الممکنات فکانت الشبھۃ زایلۃ اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکھا ہے رؤیتہ علیہ الصلوۃ والسلام لجبرائیل ھی اصل الایمان لایتم الایمان الا باعتقادھا ومن انکرھا کفر قطعا انتہی۔

اور وہ جو کہتا ہے کہ لیلۃ القدر سے رات مراد نہین بلکہ وہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے اور وہ نبی یا اسکے قایم مقام مجدد کے گذر جانے سے ایک ہزار مہینے کے بعد آتا ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالی جو فرماتا ہے لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنے شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے اس سے مراد رات ہے کیونکہ احادیث متواترہ اور اجماع سے ثابت ہو چکا پھر اسکا انکار کرکے نص قرآن کو اسکے ظاہر معنے سے بغیر دلیل قطعی کے پھیرا وہ کفر ہے۔ قاضی عیاض شفا مین لکھا ہے فانہ اذا اجوز علی جمیع الامۃ الوھم والغلط فیما نقلوہ من ذلک واجمعوا انہ قول الرسول علیہ الصلوۃ والسلام وفعلہ وتفسیر مراد اللہ بہ ادخل الاسترابۃ فی جمیع الشریعۃ اذھم الناقلون لھا وللقرآن وانحلت عری الدین کرۃ ومن قال ھذا کافر اور علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی مین لکھا ہے والنصوص من الکتاب والسنۃ تحمل علی ظواھرھا مالم یصرف عنہا دلیل قطعی کما فی الآیات التی تشعر ظواھرھا بالجہۃ والجسمیۃ ونحو ذلک والعدول عنہا ای عن الظواھر الی معان تدعیہا اھل الباطن وھم الملاحدۃ وسموا بالباطنیۃ لادعائہم ان النصوص لیست علی ظواھرھا بل لھا

معان باطنة لا یعرفها الا المعلم وقصدهم بذلك نفی الشریعة بالکلیة الحاد ای میل وعدول
عن الاسلام واتصال والصاق بکفر لکونه تکذیبا للنبی صلی الله علیه وسلم فیما علم مجیئه
بالضرورة ۔

اما انبیا علیہم السلام کے معجزون کا جو انکار کرتا ہو اور انکو مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب
نہ بطور حقیقت ظہور مین آنیکا دعوی کرتا ہے اور عیسی علیہ السلام کے معجزات کو جو قرآن شریف
مین واقع ہین انکا انکار کرتا ہے اور اسکو منتر کا نہ خیال کہتا ہو اور انکو مسمریزم کے طریق پر
ہونیکا قایل ہے وہ بھی کفر ہے علامہ شروانی نے حاشیۂ تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے ان
من کفر برسول واحد وبمعجزة واحدة فانه لا یمکنه الایمان باحد من الرسل البتة انتہی ۔
اور وہ جو کہتا ہے (کہ اگر آپ اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان اعجوبہ نمایون مین
حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا) یہہ بھی کفر ہے کیونکہ یہہ مرتد باوجود اس دناوت قلبی کے اس عمل مسمریزم
کو آپ مکروہ جانتا ہو اور اسکو عیسی علیہ السلام کیطرف نسبت کیا جو یقینا کفر ہے ۔ اسکے سوا سے
ان اعجوبہ نمایون مین عیسی علیہ السلام سے کم نہ رہتا کرکے جو کہتا ہے اس سے عیسی علیہ السلام سے
مساوات یا تفوق ہونے کا دعوی ہو اور وہ بھی کفر ہے اور باتفاق فقہا کسی ولی کو بھی نبی کے
رتبہ کو پہونچا کرکے اعتقاد کرنا کفر ہے چہ جائیکہ یہہ زندیق آپ عیسی علیہ السلام سے مساوی ہونیکا
یا فائق ہونیکا دعوی کرے ۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری مین لکھا ہے ان النبی افضل
من الولی وهو امر مقطوع به عقلا ونقلا والصائر الی خلافه کافر لانه امر معلوم من الشرع
بالضرورة ۔ اور ابن حجر مکی نے اپنے فتاوے مین لکھا ہو ان من اعتقد ان الولی
یبلغ مرتبة النبی علیه الصلوة والسلام فقد کفر انتہی ۔
اما عیسی علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونیکا جو زعم کرتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالی بغیر باپ کے
عیسی علیہ السلام کو پیدا کیا سو قرآن شریف مین فرماتا ہے پھر یہہ شخص جب عیسی علیہ السلام کا باپ
یوسف نجار ہونے کا زعم کیا سو قرآن کی تکذیب کیا وہ کفر ورتداد ہے تمام

۶ وسوہ جو عیسی علیہ السلام خنزیر کو قتل کرینگے کرکے جو احادیث صحیحہ وارد ہوے ہین سو اُنسے مراد قتل کرنے کا حکم کرنا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح البخاری مین لکہا ہے ویقتل الخنزیر ای یامر باعدامہ مبالغۃ فی تحریم اکلہ وفیہ توبیخ عظیم للنصاری الذین یدعون انھم علی طریقۃ عیسی ثم یستحلون اکل الخنزیر ویبالغون فی محبتہ پہر اس سے زیادہ ایک غلط معنی کرکے جو زعم کرتا ہے کہ آپ کہا سو یعنی مراد نہو تو اسکا حقیقی معنے شکار کھیلنے پہرنا ہوگا پہر اسپر استہزا کرنا یہی شریعت کا استہزا ہے وہ کفر ہے علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی مین لکہا ہے والاستہزاء علی الشریعۃ کفر لان ذلک من امارات التکذیب۔

اما وہ جو کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات مین کونسی بی بی کا پہلے انتقال ہوگا سو جو پیشگوئی فرمائی تہی اس پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی معلوم نتہی) سو یہہ بہی کفر ہے پہلے ہم عوام کی اطلاع کے لئے وہ حدیث دکہلا کے بعد اسکا حکم لکہتے ہین۔ معلوم کرین کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کو فرمائے تمہارے مین جس کے ہاتہہ دراز ہین وہ میرے سے اول ملیگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوی بعد سب بی بیان اپنے ہاتہہ ناپکر دیکہے تو بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتہہ سب سے دراز تہے جب زینب کی وفات ہوی تو سمجہے ہاتہہ دراز ہونے سے مراد سخاوت تہی کہ زینب بڑے ہاتہہ کی بی بی تہی صدقہ بہت دیا کرتی تہی انتہی۔ اس حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پیشگوئی کی اصل حقیقت معلوم نتہی کرکے مفہوم نہین ہوتا بلکہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات نے ہاتہہ بڑا ہونے سے اسکی ظاہر معنی مراد ہے کرکے ابتداءً سمجہے پہر جب بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی وفات اول ہوی تب معلوم کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتہہ بڑا ہونے سے اسکے مجازی معنی ارادہ فرمائے۔ شیخ جلال الدین السیوطی نے زہر الربی مین لکہا ہے قال القرطبی معناہ فھمنا ابتداء ظاھرہ فلما ماتت زینب علمنا انہ لم یرد بالید العضو وبالطول طولھا بل اراد العطاء وکثرتھا فالید ھنا استعارۃ للصدقۃ والطول ترشیح لھا۔

اور یہہ اعتقاد رکھنا ضرور ہے کہ اللہ تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم اولین و آخرین اور علم ماکان و مایکون کا عطا فرمایا تھا اور آیندہ جو جو واقعات ہونے والے ہین ان سب کی وحی کر چکا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھہ فرماتے تھے سو وہ بے قصد کے بغیر جاننے کے آپکی زبان مبارک سے نہین نکلجاتا تھا بلکہ جو کچھہ کہ فرماتے تھے سو وہ حقیقت الحق سے تھا شیخ جلال الدین السیوطی نے مصباح الزجاجہ حاشیہ سنن ابن ماجہ مین لکھا ہے فانہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی الیہ بجمیع ما یحدث بعدہ مما لم یکن فی زمنہ اور ابن حجر مکی نے شرح الہمزیہ مین لکھا ہے وسع علمہ صلی اللہ علیہ وسلم علوم الاولین الانس والملائکۃ والجن لان اللہ تعالی اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین والآخرین ماکان ومایکون کامر وحسبک فی ذلک القرآن الذی اوتیہ صلی اللہ علیہ وسلم ومثلہ معہ کما صح عنہ وقد قال تعالی ما فرطنا فی الکتاب من شیء ویلزم من احاطتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعلوم القرآنیۃ ومثلہا الذی اوتیہ ایضا انہ صلی اللہ علیہ وسلم احاط بعلوم الاولین والآخرین وان علومہم منہ بدئت ومنہ فضت فی علومہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علامہ زرقانی نے شرح المواہب اللدنیہ مین لکھا ہے قال الامام الغزالی لا یظن ان تقدیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجری علی لسانہ کیف اتفق بل لا ینطق الا بحقیقۃ الحق انتہی پھر جو شخص کہ اس مذکور پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معلوم نہین کر سکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف ایسی غلطی کی نسبت کرتا ہے وہ کافر ہے ابن حجر مکی نے اپنے فتاوی مین لکھا ہے ولا شک ان من اعتقد ان ابن صیاد او احد منہ علم علما حقا وجہلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان کافرا مہدر الدم لانہ مرتد عن الاسلام ۔ اما وہ جو کہتا ہے (کہ جسقدر حضرت مسیح کے پیشگوئیان غلط نکلین اسقدر صحیح نکل نہین سکین اور امور اخباریہ کشفیہ مین اجتہادی غلطی انبیا سے کبھی ہو جاتی ہے) یہہ بھی کفر ہے کیونکہ نبی کو غلطی کی طرف نسبت کرنا اور انبیا سے پیشگوئی مین غلطی ہو جاتی ہے کر کے اعتقاد رکھنا کفر ہے شرح عقیدہ یافعی مین ہے وکذا یکفر من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ولکن یجوز صدور علی الانبیاء الکذب فیما اتوا به ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمھم اولم یدعھا
اور امام علامہ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف السنوسی نے اپنے عقیدہ مین فرمایا اما الرسل علیھم
الصلوۃ والسلام فیجب فی حقھم الصدق والامانۃ وتبلیغ ما امروا بابلاغہ للخلق ویستحیل
فی حقھم علیھم الصلوۃ والسلام اضداد ھذہ الصفات وھی الکذب الخیانۃ بفعل شیٔ
ما نھی عنہ نھی تحریم او کراھۃ اور بہی کہا فلا یرتاب فی صدقھم علیھم الصلوۃ والسلام الا
من طبع اللہ علی قلبہ والعیاذ باللہ تعالی انتہی۔

اما وہ جو کہتا ہے (کہ جبکہ پیشگوئیون کے سمجہنے کے بارے مین خود انبیا سے امکان غلطی ہے
تو پہر امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے) یہہ بہی کفر ہے کیونکہ اسمین انبیا سے پیشگوئیونکے
سمجہنے مین امکان غلطی ہے کرکے جو اعتقاد رکہا وہ کفر ہے اسکے سوای امت کی تضلیل کیا وہ بہی
کفر ہے شرح عقیدہ یافعی مین ہے وکذلک نقطع بتکفیر کل قایل قال قولا یتوصل بہ الی
تضلیل الامۃ اور ابن حجر مکی نے اعلام مین لکہا ہے ان کل ما فیہ تضلیل الامۃ یکون کفرا انتہی ۔

اما انبیا اور رسولون کے وحی مین شیطانی دخل ہوجانیکا دعوی کرکے جو کہتا ہے (کہ چار سو نبی
جہوتے نکلے اور دراصل وہ ایک ناپاک روح کی طرف سے تہا نوری فرشتہ کیطرف سے نہین تہا
ان نبیون نے دہوکا کہاکر ربانی سمجہہ لیا تہا) یہہ بہی کفر ہے کیونکہ شیطان فرشتہ کی صورت مین اگلے
نبیون کو دہوکا دینا صحیح نہین پہر ویسا اعتقاد رکہا اسکے سوا انبیا کو جہوتے نکلکر کے اعتقاد کیا وہ
کفر ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکہا ہے وکذلک
لا یصح ان یتصور لہ الشیطان فی صورۃ الملک ویلبس علیہا لا فی اول الرسالۃ ولا بعدھا
بل لا یشک النبی ان ما یاتیہ من اللہ ھو الملک ورسولہ حقیقۃ اما بعلم ضروری یخلقہ اللہ
او ببرھان یظھر لہ بہ انتہی۔

اما وہ جو کہتا ہے (کہ یہہ بہی مدت سے الہام ہوچکا ہے کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان
اور حاشیہ مین طور پر قادیان کا نام قرآن شریف مین ہے) یہہ بہی کفر ہے کیونکہ قرآن شریف مین لفظ

جو موجود نہین ہے سو اسکو بہی کر کے اعتقاد کیا جو لفظ قرآن شریف مین بالاجماع نہین ہی اسکو قرآن کہکے اعتقاد کہنا کفر ہے قاضی عیاض نے شفا مین لکہا ہے قد اجمع المسلمون ان القرآن المتلو فی جمیع اقطار الارض المکتوب فی المصاحف بایدی المسلمین مما جمعہ الدفتان من اول الحمد للہ رب العالمین الی آخر قل اعوذ برب الناس انہ کلام اللہ ووحیہ المنزل علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان جمیع ما فیہ حق وان من نقص منہ حرفا قاصدا لذلک او بدلہ بحرف آخر مکانہ او زاد فیہ حرفا مما لم یشتمل علیہ المصحف الذی وقع علیہ الاجماع واجمع علی انہ لیس من القرآن عامدا لکل ہذا انہ کافر انتہی -

اب ہم اہل اسلام کو معلوم کراتے ہین کہ جو شخص کہ ایسے دعوے کرتا ہے سو وہ نہ نبی ہے کیونکہ نبوت ہمارے نبی کریم خاتم الانبیاء والمرسلین محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی اور نہ مسیح موعود ہے کیونکہ مسیح موعود عیسی بن مریم علیہ السلام ہین جن پر انجیل نازل ہوی تہی اور اب آسمان پر زندہ موجود ہین اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوکے شریعت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حکم فرماوینگے اور دجال کو قتل کرینگے اور نہ کوئی اولیاء اللہ سے ہے کیونکہ اولیاء اللہ اس قسم کے شیطانی دعوے نہین کرتے جب سے شریعت مصطفوی ہدم ہوا اگرچہ منصور حلاج وغیرہ بعض اولیاء اللہ سے مثل انا الحق وغیرہ کلمے صادر ہوے ہے سو اسپر انہون کسیکو دعوت نہین کئے بلکہ وہ بیخودی مین ہوتا تہا جو شہود حق تعالی ان پر غالب ہوکے اپنے سے غایب ہو جاتے تہے اور بیساختہ انکی زبان سے نکل آتے تہے اور وے اقوال قابل تاویل رہتے تہے اسلیے محققین انکو معذور رکہے ہین بلکہ یہ شخص جو کہ ایات کا زعم کرتا ہے سو اسکے اقوال کسی قسم سے تاویل پذیر نہین پہر وہ متعدد وجوہ سے شرع شریف کے رو سے مرتد و زندیق و کافر ہے اور بمصداق ہمارے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے کہ لا تقوم الساعۃ حتی تخرج ثلاثون دجالا کلہم یزعم انہ رسول اللہ ان دجالون مین سے ایک دجال ہے پہر جس نے اسکی تابعداری کی وہ بہی کافر و مرتد ہے اور شرعًا مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اوسکی عورت حرام ہوتی ہے اور اپنی عورت کے ساتھ

وذمی کو پہنچے سو وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد کہ پیدا ہوتے ہیں وہ ولد الزنا ہو جنگے قال باللہ
والتشویق والکفر وارتدا داحدھما فسخ فی الحال اور بزازیہ میں ہے ولو ارتد والعیاذ
تحرم امرأتہ ویجدد النکاح بعد اسلامہ والمولود بینھما قبل تجدید النکاح بالوطی بعد التکلم
بکلمۃ الکفر ولد زنا اور مفتاح السعادۃ میں ہے ویکون وطیہ مع امرأتہ زنا والولد الذی
منھا فی ھذہ الحالۃ ولد الزنا وان اتی بکلمتی الشہادۃ بطریق العادۃ انتھی۔ اور مرتد بغیر توبہ
کے مرگیا تو اسپر نماز جنازہ نہیں پڑھنا اور اسکو مقابر اہل اسلام میں دفن نہیں کرنا بلکہ بغیر غسل
وکفن کے کتے کے مانند گڑھے میں ڈالدینا۔ اشباہ والنظایر میں ہے واذا مات او قتل
علی ردتہ لم یدفن فی مقابر المسلمین ولا اھل ملتہ وانما یلقی فی حفرۃ کالکلب انتھی
اور بحر الرایق میں ہے اما المرتد فلا یغسل ولا یکفن وانما یلقی فی حفرۃ کالکلب۔ چونکہ ہمکو
طالبان حق کی آگہی منظور ہے اسلیئے بطور اجمال کے اتنے ہی پر اکتفا کرکے ختم کلام کرتے ہیں
اللہ تعالی جسکے نصیب میں توفیق لکھا اسکو کافی ہے وما علینا الا البلاغ المبین
واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خاتم الانبیاء والمرسلین
سیدنا ومولانا محمد والہ وصحبہ وسلم۔ مرقوم ۳۰ شعبان ۱۳۱۱ ہجری

کتبہ عبید اللہ بن صبغۃ اللہ قاضی الملک
بدر الدولہ کان اللہ لھما

ہذا الجواب صحیح بلا ارتیاب جزی اللہ المجیب عنا
خیر الجزاء الی یوم الحساب احمد علی عفا اللہ عنہ

خادم شرع شریف ... عبید اللہ قاضی الملک ... بن ... ۱۲۹۷

يهدي من يشاء ويضل من يشاء

باعث تحرير اين مقال و موجب تفصيل اين اجمال آنكه شخصى قاديانى از نواحى پنجاب خروج كرده
عوام كالانعام را در دام ضلالت انداخته و خود را مثيل حضرت عيسى بلكه مسيح موعود شمرده دعوى نبوت
و رسالت ميدارد و كه مرسل خداوند تعالى ام و اشاره آيت و مبشرا برسول ياتي من بعدى اسمه احمد
بطرف خود ست و مصداق ايت هو الذى ارسل رسوله بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين
كله خود را مى پندارد و ميگويد كه بر خود الهام شده كه انا انزلناه قريبا من القاديان و بالحق
انزلناه و بالحق نزل حالانكه و بالحق آه آيت قرآن مجيد ست كه مرجع آن بسوى قرآن ست
نه در شان اين خبيث بلكه عبارت بالاى مهمل با آن منضم ساخته و چون آنحضرت صلى الله عليه وسلم
بنص قطعى خاتم النبيين بود ند و لا نبى بعدى در احاديث واقع شده و هم نزول فرشته و اظهار
معجزات وغيره امور از لوازم رسالت بوده ست و نيز عيسى عليه السلام ابرص و اكمه را تندرست
مى ساخت و احياى مردگان مى كرد كه بنص صريح ثابت ست و خداى تعالى او را بالاى آسمان
زنده برده و در آخر زمان بر منارهٔ بيت المقدس نزول خواهد كرد و خروج دجال و قتل او دجال را
و امامت مهدى و اقتداى عيسى عليه السلام وغير ذلك امور كه باحاديث متواتره به ثبوت پيوسته
و علماى امت بران اتفاق كرده اند اين همه امور قادح نبوت او بوده اند پس چارهٔ ندید
بجز انكار اين همه امور صريحه قاطعه از انكه ختم نبوت به آنحضرت صلى الله عليه وسلم شده
و هيچ معجزه مثل مسيح از و بظهور نه پيوسته و نه طاقت آن ميدارد و نه دجال خروج كرده است
كه جنگ از و واقع شود و نه او از مسجد دمشق فرود شده و هم احاديثيكه اهل سنت بران استناد
و حجت مى آرند آنرا بمعانى غلط و دروغ براى نمايش جهلا پرداخته و آياتى را كه در حق
عيسى عليه السلام وارد اند و ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته — وما قتلوه
وما صلبوه ولكن شبه لهم — و يا عيسى انى متوفيك و رافعك الى وغير ذلك
به تفسير و تعبير دروغ و كذب مى پردازد كه مخالف اقوال سلف ست كه صحابه و تابعين اند

وحشش بر ...ی گشته و جسدش در زیر زمین مدفون گشته و این بعینه اعتقاد یهود و فرقه نصاری
بوده پس کسیکه اینچنین اعتقاد دارد پیش علمای حقانی کافر و مرتد ست و حکم ارتداد برو جاری میشود
و آنکه خود را مثیل مسیح میشمرد بیشک او مثیل مسیح الدجال ست که مخبر صادق بآن خبر داده کما رواه
الشیخان عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تبعث دجالون کذابون
قریبا من ثلثین کلهم یزعم انه رسول الله پس بر حکام اسلام و مسلمین و قضاة و مفتیین لازم است
که بدفع این شر بپردازند و آیه فیض پیرایه ان الذین فتنوا المومنین والمومنات ثم لم یتوبوا
فلهم عذاب جهنم ولهم عذاب الحریق را نصب العین داشته فتنه عظیم این کس را که در میان
اهل اسلام انداخته ست دور سازند وما علینا الا البلاغ والله اعلم بالصواب
والیه المرجع والمآب کتبه محمد سعید مفتی مجلس عدالت عالیه حیدرآباد دکن کان الله له

ما استدل علیه بالآیات الصریحة الجلیة والاحادیث الشهیرة القویة والنقول المعتمدة
السنیة احری بالقبول والیق بالعمل فاللازم علی الرجل المسئول عنه واتباعه ان یتوبوا
عن سوء اقوالهم واعتقاداتهم وبالله التوفیق کتبه محمود بن صبغة الله کان الله لهما [مهر: محمود ۱۲۸۹]

الجواب صحیح
سید محمد علی قادری عفی عنه

هذه الفتوی صحیحة بلا ارتیاب
کتبه سید شاه محمد عفا الله عنه

الجواب صحیح
کتبه سید عظمت پیران قادری

اصاب من اجاب
میر سید رعلی

هذا الجواب صحیح
کتبه محمد عبد القادر عفی عنه [مهر]

لله در المجیب المصیب
احمد محی الدین

یه جواب مطابق مذهب حق کے هے للہ
غلام محی الدین عفی عنه

الجواب صحیح
علی موسی رضا عفی عنه

الجواب صحیح بلا ارتیاب
ابو الحسین شهاب الدین احمد

نحن نتبع علی ما قال علمائنا جزی الله عنا المجیب الفاضل والشیخ الکامل
خیر الجزاء کتبه محمد غوث کان الله له

صح الجواب
[مهر: محمد قدرت ... الناصری]